

عَالَمِيْ مَحْلِسْ حَفْظَ حَمْرَنْبَرَةَ كَا تَرْجَانَ

اِنْتِهَا نَدِي کِيْ دُوكِنْ تَعَامَ



INTERNATIONAL KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI
URDU WEEKLY PAKISTAN

شمارہ: ۲۷

۱۳۷۹ جمادی الاول ۱۴۵۸ھ طابق ۱۵۱ فروری ۲۰۱۸ء

جلد: ۲۷



خُلِّيٰ کراچی بین المدارس تقدیری ساریٰ

پیدا اور دوسرا مرحلے کی نقصانپذیری را پڑھ



غیر شادی شدہ ہیں۔ والدین بھیں ہیں۔

نوٹ: کچھ نقدی اور زیور پچھی اپنے ساتھ لے گئی ہیں جو کہ پچاکے پاس امانت رکھا ہوا تھا، یہ رقم ان کے حصہ و راثت سے کاٹ سکتے ہیں؟

نوج: واضح رہے کہ اگر طلاق باسن یا طلاق مخالفہ شوہرنے اپنی

بیماری میں یہوی کی مرثی کے بغیر دی اور اسی مرض میں اس کا انتقال ہو گیا تو اس

صورت میں دیکھا جائے گا کہ طلاق کی عدت پوری ہونے میں زیادہ دن لگیں

گے یا موت کی عدت پوری ہونے میں؟ جس عدت میں زیادہ دن لگیں عورت وہ

عمرت ہے ہو اور مکان کو فروخت کر دیا جائے اور سب کو ان کا حوصلہ جائے۔

وارث یہ ہیں: والدہ، دو بھائی اور بیکن۔ کیا میرے بیکن بھائی، والدہ مجھ کو

تمام منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد کو شرعاً ۲۲ حصوں میں تقسیم کیا جائے گا، جس میں

سے ۶ حصے مطلقاً معنده کو جو کہ عدت میں ہے دیے جائیں گے اور ۶ حصے مرحوم

نوج: صورت مسولہ میں اگر مذکورہ مکان آپ کے والد مرحوم کا ترکہ ہے

اور صرف مذکورہ افراد اس کے وارث ہیں جیسا کہ سوال سے ظاہر ہے تو اس صورت

میں مکان کی قیمت چالیس حصوں پر تقسیم ہو گی جس میں سے یہ کو پانچ حصے، ہر

مسجد کی جگہ پر امام یا موزون کا کمرہ بنانا

س:...ایک جگہ چھوٹی مسجد تھی، جسے گرا کر تو سعی دی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ

پہلی مسجد کی جگہ امام کا کمرہ یا موزون کا کمرہ بنایا جائے کہ بنانا جائز ہے یا نہیں؟

نوج:... جس جگہ ایک بارش روی شرائط کی رعایت کرتے ہوئے مسجد بنادی

فون پر کہا کہ میں تمہیں طلاق دیتا ہوں ۲۰ مرتبہ اور پھر ۲۰ اگست کو چھپی کو

اور طلاق کی وجہ پچھی سے ناراضی تھی۔ اسی مرض میں ۲۵ اگست کو چھپا کا انتقال

ہو گیا، اب آپ سے پوچھتا ہے کہ کیا پچاکے ورش میں سے چھپی کو کوئی حصہ ملے ہے بلکہ اسے مسجد کے صحن کا حصہ بنایا جائے اور ان ضروریات کے لئے الگ

چھپا کی کوئی اولاد نہیں تھی۔

وارثوں میں مکان کی تقسیم

س:..... عرض یہ ہے کہ میرے گھروالے والدہ، بھائی اور اس کی یہوی

اور میری بھینیں مجھ کو پریشان کر رہے ہیں کہ میں اپنے والد کا گھر خالی کر دوں،

جبکہ یہ مکان دو منزلہ ہے، نخلے حصے میں میرا چھوٹا بھائی اپنے یہوی بچوں سمیت

رہتا ہے جبکہ بیکن کی شادی ہو گئی ہے اور میں پہلی منزل پر رہتا ہوں، ہر وقت

بھگڑا رہتا ہے اور کمال دینے کی دھمکی دی جاتی ہے جبکہ میں چاہتا ہوں کہ کسی کی

حق تلفی نہ ہو اور مکان کو فروخت کر دیا جائے اور سب کو ان کا حوصلہ جائے۔

وارث یہ ہیں: والدہ، دو بھائی اور بیکن۔ کیا میرے بیکن بھائی، والدہ مجھ کو

تمام منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد کو شرعاً ۲۲ حصوں میں تقسیم کی صورت میں

میرے والد کے گھر سے نکال سکتے ہیں؟ اور مکان فروخت کی صورت میں

جسے مذکورہ کا شریعی حصہ بتا دیں۔

مرحوم کے ترکہ کی تقسیم کس طرح کی جائے؟

س:..... ہمارے پچانے حالت مرض میں ۹ رائٹ ۷۷ء کو چھپی کو

جانے والہ بھیشہ بھیشہ کے لئے مسجد ہے، اس کو کسی دوسرے کام کے لئے استعمال

کرنے والا مثلاً مہمان خانہ ہنا تا یا موزون کا کمرہ یا امام کی رہائش گاہ ہنا تا شرعاً جائز نہیں

ہو گیا، اب آپ سے پوچھتا ہے کہ کیا پچاکے ورش میں سے چھپی کو کوئی حصہ ملے ہے بلکہ اسے مسجد کے صحن کا حصہ بنایا جائے اور ان ضروریات کے لئے الگ

چھپا کی کوئی اولاد نہیں تھی۔

چھپا کے ایک بھائی دو بھینیں شادی شدہ اور دو بھینیں اراضی مختص کی جائے۔



ہفت روزہ ختم نبوت حمد نبوة

محلہ ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری، صاحبزادہ مولانا عزیز الرحمن
علام احمد سیاں حادی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی،
مولانا قاضی احسان احمد

شمارہ ۲۰

۱۳۴۹ جمادی الاول ۱۵ مطابق ۲۸ فروری ۲۰۱۸ء

جلد: ۳۷

بیان

نامہ شمارہ میر!

- | | | | |
|----|--|----|--|
| ۱ | حضرت مولانا ارشاد احمد بیگ کاوصال | ۲ | حضرت مولانا اللہ و ساید علی |
| ۳ | انجپارندی کی روک تھام | ۴ | مولانا احمد انشد ظلہ |
| ۵ | دینی مدارس کے خواہ سے حکومتی تضادات | ۶ | مولانا محمد حنفی جالندھری |
| ۷ | حضرت خواجہ عزیز احسن بہذوب (۲) | ۸ | حضرت مولانا حکیم محمد اختر |
| ۹ | پیغام پاکستان | ۱۰ | مولانا زاہد الرشیدی مدظلہ |
| ۱۱ | گل کراچی میں الہاس تقریبی سابقہ | ۱۲ | مولانا محمد شعیب کمال |
| ۱۳ | سیرت خاتم الانبیاء کا فرنزیس گوارڈ | ۱۴ | سُنم نبوت کافرنز کوٹ قیرانی |
| ۱۵ | مولانا عبد الجمیل مطہن | ۱۶ | ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھری |
| ۱۷ | چائیں حضرت بنوری حضرت مولانا منتی احمد الرحمن | ۱۸ | شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید |
| ۱۹ | شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید | ۲۰ | حضرت مولانا سید انور حسین نقیس احسینی |
| ۲۱ | شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالجید لدھیانوی | ۲۲ | شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالجید لدھیانوی |
| ۲۳ | شہید ختم نبوت حضرت منتی محمد جیل خان | ۲۴ | شہید نواس رسالت مولانا سید احمد جمال پوری |

زرقاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵۰ الاریوب، افریقہ: ۷۵۰ زائر، سوری عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق و سطی، ایشیائی ممالک: ۶۵۰ زائر
لی شارہ، اردو پ، ششماہی: ۲۲۵، رروپ، سالانہ: ۳۵۰ روپے

WEEKLY KHAMT-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALIMMAULISTAHAFUZKHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

لندن آفس:

35, Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph: 0207-737-8199

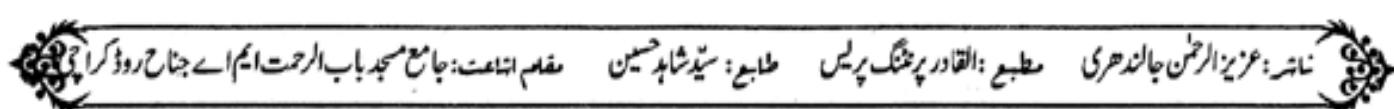
مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۰۶۱-۳۲۸۳۷۸۲

Hazori Bagh Road Multan
Ph: 061-4783486

رابطہ فتح: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرست)

۳۲۷۸۰۳۰۰-۰۳۲۷۸۰۳۰۰ فax: ۰۳۲۷۸۰۳۰۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph: 32780337, Fax: 32780340



حضرت مولانا اللہ وسا یا مذکور

ادارہ

حضرت مولانا ارشاد احمد کا وصال

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى

جامعہ اسلامیہ جیچے وطنی کے بانی، شیخ الحدیث حضرت مولانا ارشاد احمد صاحب ۲۰۱۸ء کو وصال فرمائے گئے۔ ان اللہ ونا اللہ الیہ راجعون!

حضرت مولانا شاہ عبدالقدیر رائے پوری کے مستر شد جذاب بہایت اللہ صاحبؒ کے ہال علاقہ قطبہ تحصیل دھوری ریاست پنجاب میں ۱۹۳۰ء کو صاحبزادہ پیدا ہوا، جن کا نام ارشاد احمد رکھا گیا۔ جب پڑھنے لکھنے کے قابل ہوئے تو آبائی قببے میں قرآن مجید کی تعلیم شروع کی۔ ۱۹۴۹ء پارے ہوئے تھے کہ پاکستان بننے کے باعث ترک طین کرنا پڑا۔ آپ کے والدین نے ساہیوال میں رہائش اختیار کی۔ مدرسہ قاسمیہ ساہیوال میں داخل ہوئے۔ اپنے پچھا مولانا غلام قادر صاحب فاضل دیوبند سے ابتدائی کتب پڑھیں۔ پھر گلزار ہٹ کبیر والہ میں مولانا بشیر احمد حصارویٰ سے پڑھتے رہے۔ موقوف علیہ جامدر شیدیہ ساہیوال سے اور دورہ حدیث جامدر خیر المدارس ملماں سے کیا۔

حضرت مولانا خیر محمد جalandhri، مولانا محمد شریف کشیری، حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ ذریوی، مولانا جمال الدین، حضرت مولانا محمد عبداللہ رائے پوری، علامہ غلام رسول ایسے حضرات سے آپ نے کسب علم کیا۔ فراغت کے بعد جامدر شیدیہ ساہیوال، مدرسہ تجوید القرآن جیچے وطنی، مدرسہ قادر آحمدیہ یاں شریف حلخ سرگودھا، مدرسہ نہمانیہ کالیہ، جامعہ علوم شرعیہ ساہیوال میں پڑھاتے رہے۔ مرکزی جامع مسجد بلاک نمبر ۱۲ میں خطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ یہاں پروفیسر جاوید منیر اور دیگر دوستوں وہی خواہاں کی کوششوں سے جامع مسجد سے محققہ جامعہ اسلامیہ قائم کیا جو اس وقت ضلع ساہیوال کے معروف دینی مدارس میں شمار ہوتا ہے۔ یہاں دورہ حدیث شریف تک تعلیم ہو رہی ہے۔

آپ کا شمار انتہائی فاضل اساتذہ میں ہوتا تھا۔ کریما سے لے کر بخاری شریف تک دری کلتا ہیں بارہا اس شان سے پڑھائیں کہ طالبان علوم نبوی گروہ در گروہ گردیدہ دل ہو کر آپ کے پاس آتے تھے۔ آپ انتہائی سادہ مگر باوقار علمی شخصیت تھے۔ آپ کی سادگی کو دیکھ کر خانقاہ رائے پور کی سادگی کی یادداشتہ ہوتی تھی۔ حضرت مولانا جہاں نامور استاذ تھے وہاں صاحب دل، متفق، خیر خواہ، مربی اور محسن بھی تھے۔ جو آپ کے پاس آتا ہو عمر بھر کے لئے آپ کی محبتیں کا اسیر ہو جاتا۔ مولانا ارشاد احمد صاحب بہت ہی مقبول خطیب بھی تھے۔ آپ زیادہ تر پنجابی میں تقریر کرتے اور مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جalandhri کی یادوں کو تابندہ درخششہ کر دیتے۔ مولانا ارشاد احمد سمجھانے کے ماضی تھے اور آپ کی تقریر ماشرپیں ہوا کرتی تھی۔ آپ پنجاب کے اکثر ویژت اخلاق اسی تقریر کے لئے بلائے جاتے۔ جہاں تشریف لے جاتے وہاں علم و عمل کا ایک ماحول قائم ہو جاتا۔ آپ بہت ہی مؤثر اور دلوں میں گھر کرنے والی گفتگو فرمایا کرتے تھے۔ اس وقت جیچے وطنی کی سب سے بڑی دینی شخصیت تھے۔ آپ سے آبروئے علم و بزرگی را وہ پائی تھی۔

آپ ہر دینی تحریک میں شریک عمل رہے اس وقت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چیجہ وطنی کے امیر تھے۔ جامعہ اسلامیہ کے بانی، جامع مسجد کے خطیب اور سینکڑوں علماء کے استاذ تھے۔ عرصہ سے شوگرنے بن بلائے مہماں کی طرح گھر کر رکھا تھا۔ گروں پر اثر ہوا۔ ہفتہ میں دوبار گردوں کی صفائی ہوتی تھی۔ اب کے گردوں کی صفائی کا عمل ہی چاری تھا کہ آنکھیں بند کیں، روح نے پرواز کی اور اس جہان سے جہان و گرتک کا ایک لمحہ میں فاصلہ طے کر مارا۔

آپ کے وصال کی خبر علاقہ بھر میں جہاں پہنچی وہاں تعریت کندگان کے وفواد و قافلے روانہ ہوئے۔ مغرب کے بعد خدوم العلماء حضرت مولانا سید جاوید حسین شاہ صاحب مدظلہ کی امامت میں اسٹینڈیم میں جائزہ تھا۔ پورا اسٹینڈیم بھر گیا۔ سڑک میں بلاک ہو گئی۔ تریک رک گئی۔ رش لگ گیا۔ انسانوں کا ایک سمندرِ حد نظر تک نظر آتا تھا۔ واقعہ میں مولانا کی وفات صاحب علم کی وفات تھی اور جائزہ بھی علم و فضل کے ماہتاب کا ساتھ اور جیچہ و طنی کے بڑے سے بڑے جائزہ سے کسی طرح کم نہ تھا۔ حق تعالیٰ مولانا مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت میں اعلیٰ مقامِ نصیب فرمائیں۔ وہ کیا گئے کہ علم و فضل کا باب بند ہو گیا۔ حق تعالیٰ پسماندگان کے حاذی و ناصر ہوں۔

وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ بَخْرَ حَلْقَةِ مَبْرُونَ حَمْدَرَ وَأَلَّا وَصَاحِبَهُ (سَعْيَنْ).

مرزاںی مبلغ کے پھندے سے رہائی کی صورت

یہ اس زمانے کی بات ہے جب خوبینِ نائم الدین کا دور حکومت تھا، اور قادیانی فتنے کے خلاف مشرقی اور مغربی پاکستان کے تمام صلحاء، علماء اور زعماء کراچی میں جمع ہو کر اس فتنے کے استعمال کا طریقہ کار سوچ رہے تھے، ایک روز ہم دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت بندروڑ کراچی میں بیٹھے ہوئے تھے، مرزا غلام احمد دجال کی ذات موضوع عنخ تھی، ایک مولانا جن کی عمر اس وقت پچاس / پچھن سال کی تھی، وہ بھی تشریف رکھتے تھے، مجھے معلوم ہوا کہ یہ صاحب دارالعلوم دیوبند کے فارغ ہیں اور ان کے بڑے بھائی دارالعلوم میں مدرس بھی رہ چکے ہیں، ان مولانا کا نام مجھے یاد نہیں آ رہا، انہوں نے گفتگو میں حصہ لیتے ہوئے فرمایا کہ: طالب علمی کے زمانے میں ہم غالباً آٹھ طالب علم ایک دفعہ ایک مرزاںی مبلغ و مناظر کے پہنچے میں پھنس گئے، ہم اپنی کم علمی اور کم عمری کے باعث اس کے دلائل کو وقوع سمجھ کر مرزا غلام احمد کے نبی ہونے کا نفوذ بالذگان کرنے لگے، اور باہم یہ مشورہ کیا کہ فی الحال اس بات کو پوشیدہ درکھیں گے تاکہ دارالعلوم سے ہمیں خارج نہ کر دیا جائے اور ہم اپنے والدین کو بھی کیا منہ دکھائیں گے۔ یہ طے کر کے ہم سب طالب علم واپس دارالعلوم میں آگئے، رات جب سو گئے تو سب نے ایک ہی خواب دیکھا، جب آپس میں مل تو سب نے اپنا اپنا خواب بیان کیا، وہ ایک ہی خواب تھا، جو یہک وقت ہم سب نے دیکھا۔

خواب

کوئی شہر ہے، بازار میں منادی ہو رہی ہے کہ آنحضرت ﷺ فلاں مسجد میں تشریف لائے ہوئے ہیں، جس نے زیارت کرنی ہو وہاں پہنچ گئے۔ چنانچہ ہر طالب علم نے کہا کہ: میں بھی وہاں پہنچا تو دیکھا واقعی آنحضرت ﷺ مسجد کے گھن میں تشریف فرمائیں، میں حاضر خدمت ہو کر سلام عرض کرتا ہوں، پھر یہ عرض کوٹھا ہوں کہ: یا رسول اللہ! غلام احمد قادریانی واقعی نبی ہے؟ تو حضور نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: "آئی خاتم النبیین! لا نبی بعدهی" پھر ایک طرف انگلی سے اشارہ فرمایا کہ: "اوہر دیکھو!" دیکھا تو ایک گول دارہ ہے جس میں آگ بیڑک رہی ہے، اور ایک شخص اس آگ میں جل رہا ہے اور ترپ ترپ کر جیخ رہا ہے، پھر حضور ﷺ نے فرمایا: "یہ غلام احمد ہے!" اس خواب کے بعد ہم سب نے تو پہنچ کی اور حضور نبی اکرم ﷺ کے آخری نبی ہونے پر یقین حکم ہو گیا۔

(شاہ عاصم سید امین گیلانی از چنستان ختم نبوت کے مکمل ہائے رہنمگ (ص: ۲۹۷)

انہتہا پسندی کی روک تھام

تعلیماتِ نبویہ (علیہ السلام) کی روشنی میں

حضرت مولانا مادا اللہ صاحب دامت برکاتہم (ناٹم تعلیمات جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ناؤن اور رکن اسلامی نظریاتی کوئل) نے یہ مقالہ مورخہ ۲۰۱۴ء کو اوقاف، مذہبی امور اور زکوٰۃ و عشرہ پارٹی پارٹی (حکومتِ سندھ) کی جانب سے منعقدہ "صوبائی سیرت النبی کا فرنس" میں پیش کیا

معزز مہماں گرامی اور محترم حاضرین ! شروع ہو جائے، معاشری عدم مساوات عام ہو جائے پونکہ فرقہ بندی، علاقاتیت، قویت ،
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ انتہاء پسندی کے سطح میں اسلامی تعلیمات کیا اور زادتی مفاہات کی خاطر ملی و توگی مفاہات کو پامال کیا جانے لگے تو تجسس انتہاء پسندی کی دباپھیتی ہے۔ آج دنیا میں انتہاء پسندی کا لفظ زبانِ زد عالم و خاص ہو چکا ہے، لیکن یہ حقیقت ہے کہ جو طاقتیں اس انتہاء پسندی کے حوالے سے زیادہ غیر معمولی حیاتیت کا مظاہرہ کر رہی ہیں، انہی طاقتیں کی غیر مساویانہ بلکہ میں صاف کبھی گا کہ انتہاء پسندانہ پالیسیوں نے دنیا کو جاہی کے ذہانے تک لاکھڑا کیا ہے۔ آج چوں کہ "میدیا دار" اور "ڈیپوسمی" کا دور دورہ ہے، اب میدانوں پسند" Moderate " کی صد ہے، لفظ کے ظاہر سے اس کا مطلب و معنی بہت وسیع ہے، لیکن انسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے معاشرے میں یہ لفظ صرف مذہب کے ساتھ جوڑ دیا جاتا ہے، حالاں کہ اس لفظ بیان فرمائے، چنانچہ ارشاد و نبوی ہے:

"عن أبي قيس بن رياح عن أبي هريرة عن النبي - صلى الله عليه وسلم - أنه قال: من خرج من الطاعة وفارق الجماعة فمات، مات ميتة جاهلية، ومن قاتل تحت رأية عمية يغضب لعصبية أو يدعوا إلى عصبية أو ينصر عصبية، فقتل لقتلة جاهلية ومن خرج على أمرى يضرب ببرها وفاجرها

معزز مہماں گرامی اور محترم حاضرین ! انتہاء پسندی کے سطح میں اسلامی تعلیمات کیا ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے اس بارے میں اپنی امت کو کیا تعلیمات ارشاد فرمائی ہیں؟ اس پر کچھ عرض کرنے سے پہلے متابب معلوم ہوتا ہے کہ انتہاء پسندی کی تعریف اور اس کی حدود اور بعد پر کچھ بات کی جائے۔ انتہاء پسند (جسے انگریزی میں "Extremist" کہتے ہیں) افت میں اس شخص کو کہا جاتا ہے جو کسی کام یا چیز کی انتہاء چاہتا ہو، یہ اعتدال پسند "Moderate" کی ضد ہے، لفظ کے ظاہر سے اس کا مطلب و معنی بہت وسیع ہے، لیکن انسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے معاشرے میں یہ لفظ صرف مذہب کے ساتھ جوڑ دیا جاتا ہے، حالاں کہ اس لفظ کے داکن میں مذہب، سیاست، معاشرت، اخلاق، عقائد و اعتقادات اور کئی دیگر شعبے بھی آسکتے ہیں۔

ہمیں ان اسباب اور وجہات پر غور کرنا چاہیے جو انتہاء پسندی کا باعث ثبت ہیں، کوئی بھی انسانی اور اسلامی معاشرہ ایک خاندان کی طرح ہوتا ہے، جس کے افراد ایک دوسرے سے باہمی تعاون، تعلیم و برداشت اور بھائی چارے کی بنیاد پر مسلک ہوتے ہیں۔ جب کسی معاشرے میں طبقائی تقسم ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔

اسلام عبادت کی تلقین تو کرتا ہے، لیکن نہ اس قدر کہ آدمی عبادت کی خاطر سب کچھ چھوڑ دیتے، اس سلسلے میں وہ مشہور واقعہ چیل نظر رہتا چاہے کہ کچھ صحابہ کرام نے باہم طے کیا، ایک نے کہا کہ میں دن میں سلسلہ روزے رکھوں گا۔ دوسرے نے کہا کہ: میں رات کو گاتار نمازیں پڑھوں گا۔ تیرے نے کہا کہ: میں نماج نہیں کروں گا۔ سرکار دو عالم یعنی کو معلوم ہوا تو آپ یعنی نے فرمایا کہ: میں روزے بھی رکھتا ہوں اور اظہار بھی کرتا ہوں، میں رات کو نماز بھی پڑھتا ہوں اور آرام بھی کرتا ہوں اور میں نے نماج بھی کیے اور میں تم میں سے سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں، اس ارشاد مبارک کا منشاء بھی ہے کہ اسلام کو ہر معاملے میں اعتدال مطلوب ہے، آپ روزہ بھی رکھیں اور اظہار کر کے اپنے جسم کو پاکیزہ و طلاق غذاوں سے لطف اندوڑ ہونے کا موقع بھی فراہم کریں، آپ نمازیں بھی پڑھیں، لیکن نید کے ذریعے اپنے بدن کو آرام بھی دیں:

”حدىنا سعيد بن أبي مريم، أخبرنا محمد بن جعفر، أخبرنا حميد بن أبي حميد الطربيل الله سمع أنس بن مالك - رضي الله عنه - يقول: جاء ثلاثة رهط إلى بيت أزواج النبي صلى الله عليه وسلم يسألون عن عبادة النبي صلى الله عليه وسلم فلما أخبروا كاهم تفالفوها، فقالوا: وأين نحن من النبي صلى الله عليه وسلم، قد غفر له مانقدم من ذنبه وما تأخر. قال أحدهم: أما أنا فإني أصلى الليل أبداً و قال آخر: أنا أصوم الدهر، ولا أنفتر و قال آخر: أنا اعتزل النساء، فلا أتزوج أبداً، فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور معتدل أمت بنا یا ہے۔“ وسط اور اعتدال دونوں کا مفہوم تقریباً ایک ہی ہے۔ لفظ کی تصریحات کے مطابق اعتدال اور متوسط کا حقیقی مفہوم یہ ہے کہ کسی چیز کے دو مقابل اور بالمقابل پہلوؤں کے درمیان کا حصہ اس طرح اختیار کیا جائے کہ ان دونوں پہلوؤں میں سے ہر ایک دوسرے پر غالب نہ آئے اور کسی بھی مرحلے میں افراط یا تغیریط کا احساس نہ ہو۔ اسلام کا یہ وصف اعتدال ہے میں تمام تعلیمات میں نظر آتا ہے، خواہ وہ تعلیمات عملی ہوں یا اعتمادی، خواہ ان کا تعلق عبادات سے ہو یا معاشرت سے، ہر معاملے میں اسلام ہی کہتا ہے کہ اعتدال اور میان رودی اختیار کرو۔

گزشتہ اُسیں عقائد کے باب میں ہمیں دو انجماں پر نظر آتی ہیں: بعض اُمتوں نے اپنے نبی کے بالکل واضح اور روشن مigrations دیکھنے کے باوجود ان کا انکار کیا، دوسری طرف کچھ اُسیں وہ تجسس جنہیں نے اپنے تفسیر کو اللہ کا بینا ہبادیا۔ اُمت مسلم کی یہ خصوصیت ہے کہ وہ اپنے نبی کریم ﷺ پر نہ صرف کمال ایمان لاتی ہے، بلکہ ان کے لئے اپنی جان، مال، عزت و آبرو لانے پر تیار ہے، لیکن دوسری طرف اللہ کو اللہ اور اپنے رسول کو رسول مانتی ہے۔

عمل کے باب میں تمام اُمتوں کے احوال پر نظر ڈالی جائے تو صرف اُمت محمدی (رسول ﷺ) ہی جادہ اعتدال پر کھڑی نظر آتی ہے۔ باقی اُمتوں کا حال یہ ہے کہ ایک طرف تو ان اُمتوں کے کچھ لوگ آسمانی شریعت کے خلاف صرف آراء نظر آتے ہیں، یہاں تک کہ انہیں اور تورات جیسی آسمانی کتابوں کے احکام میں بھی وہ چند سکون کے عرض تبدیلی کرنے سے گریز نہیں کرتے، دوسری طرف کچھ لوگ اپنے نظر آتے ہیں جن کی نظر میں شریعت کی ایجاد اور ترک دنیا و دنوں لازم و ملزم ہیں۔

ولا یتحاش من مذم منها ولا یفی للذی عهد عهده فليس مني ولست منه۔“ (صحیح مسلم، کتاب الامارة، باب الأمر بالزرم الجمعة عدد ظہور الفتن، ج: ۲، ص: ۲۰، ط: دار الجیل)

ترجمہ: ”نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص حکمران وقت کی اطاعت سے باہر نکل آئے اور مسلمانوں کی جماعت سے علیحدہ ہوا وہ اسی حالت میں اُسے موت آئے تو یہ شخص جاہلیت کی موت مرا۔ جو شخص عصیت کی خاطر انہاد ہند کسی کے جہنڈے تلے لے، عصیت کی طرف بلائے یا عصیت کے لئے معاون بنے اور اس دوران وہ قتل ہو جائے تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہے۔ جو شخص میری اُمت کے خلاف بر سر پیار نکلے، نیک و بد کی تیزی کے بغیر ہر شخص کو قتل کرتا پھرے، کسی مؤمن سے اپنی نکوار کو نہ بچائے اور نہ ہی کسی ذمی کے عہد کو پورا کرے تو نہ اس کا مجھ سے کوئی قتل اور نہ میرا اس سے کوئی قتل ہے۔“

اسلام کی اعتدال پسندی یہ ہے کہ وہ اپنی جان و مال، دین و دوام کے دفاع اور تحفظ کے لئے سینہ پر رہنے کی تلقین بھی کرتا ہے اور یہ بھی چاہتا ہے کہ کسی فرد یا قوم سے کسی دوسرے فرد یا قوم کو بلا قصور کوئی تکلیف نہ پہنچے، اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری آسمانی دین کو جن پے شمار خصوصیات اور امتیازات سے نوازا اُن میں ایک وصف خاص اور ایک طرزِ امتیاز یہ ہے کہ اس کا ہر حکم معتدل اور متوسط ہے اور افراط و تغیریط سے پاک ہے۔ قرآن کریم میں ہے:

”وَكَذَلِكَ حَفَلْنَاكُمْ أَمْثَةَ وَسَطًا۔“ (ابقرۃ: ۱۳۳)

ترجمہ: ”اور اسی طرح ہم نے تم کو متوسط

امرأة، ولا تغلو، وضموا غنائمكم،
وأصلحوا وأحسنوا إن الله يحب
المحسنين۔” (سنن أبي داود، كتاب
الجهاد، ج: ۳، ص: ۲۷، ط: دار الفكر)

ترجمہ: ”حضرت انس بن مالک رض
سے روایت ہے کہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاهدین
اسلام کو حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ: اللہ کا نام
لے کر اللہ پر بھروسہ کر کے اور اُس کے
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر عمل کرتے ہوئے جاؤ،
بڑھے ضعیف شخص، بچے اور عورت کو قتل مت
کرنا، مال ثیمت میں خیانت نہ کرنا، (بلکہ)
مال ثیمت کو اکٹھ رکھنا، اصلاح کرنا اور نیک
کام کرنا، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نیکواروں کو پسند
کرتے ہیں۔“

”ئم أمر النبي صلی اللہ علیہ وسلم
بلا لا ان يدفع إلیه اللواء فحمد اللہ
و صلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
سلم، ثم قال : خذ ابن عوف فاغزوا
جحيمًا في سبيل الله ، فقاتلو من كفر
بالله، لا تغلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا
لاتقتلوا ولیدا، فهذا عهد الله و سيرة
نبیه صلی اللہ علیہ وسلم۔“
(المستدرک على الصحيحين، ج: ۳، ص: ۵۸۲، ط: دار الكتب العلمية)

ترجمہ: ”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت عبد
الرحمن بن عوف رض کو ایک لفڑ پر سمجھتے وقت)
حضرت بالال رض کو حکم دیا کہ انہیں جھنڈا دے
وو، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی حمد و شانیاں کرنے
کے بعد حضرت عبد الرحمن بن عوف رض سے فرمایا
کہ: یہ جھنڈا الوار سب اللہ تعالیٰ کے راستے میں
جا کر اللہ تعالیٰ کا لکار کرنے والوں سے لڑو، مال

، اخبرنا ابن وهب، حدیثی أبو صخر
المدینی، أن صفوان بن سليم، أخبره
عن عدة من أبناء أصحاب رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم، عن آباءهم دنية
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال : إلا من ظلم معاهداً، أو انتقصهاً،
أو كلفه لفرق طائفه، أو أخذ منه شيئاً
بعير طيب نفس، فالحجاجة يوم
القيمة۔“ (سنن أبي داود، كتاب الجهاد،
ج: ۳، ص: ۲۰، ط: دار الفكر)

ترجمہ: ”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خوب
سن لو! جو شخص مسلمانوں کے ملک میں رہنے
والے کسی معابد اور زمی پر ظلم کرے، اس کی توہین
کرے، اسے اس کی وحشت اور طاقت سے
زیادہ کا مکلف بنائے یا اس سے کوئی چیز اس کی
رضامندی کے بغیر لے گا تو میں تیامت کے دن
اس غیر مسلم کے ساتھ ہو کر اس مسلمان سے حق کا
مطالبہ کروں گا۔“

جگ کے جذباتی ماحول میں، جہاں ایک
دوسرے کے غلاف انجینائی قدم اٹھانے سے کوئی دریغ
نہیں کرتا، وہاں بھی اسلام نے اپنے مانے والوں کو
اعتدال کی راہ دکھائی ہے، چنانچہ مجاهدین اسلام کے
لئے جگ کے آداب وضع ہیئے گئے، حکم دیا گیا کہ کسی
بڑھے، عورت اور بچے کو قتل نہ کرو، انسانیت کی توقیر و
احترام کا درس دیا گیا کہ قتل ہونے کے بعد اپنے جانی
وشن کے اعضا نہ کاٹو:

”عن خالد بن الفزر ، حدیثي
أنس بن مالك ، ان رسول الله صلی
الله علیہ وسلم قال : انطلقوا باسم الله
وبالله وعلى ملة رسول الله ، ولا تقتلوا
شيخاً فانياً ولا طفلاً ولا صغيراً ولا

فقال : أنتم الذين قاتم كذا و كذا؟ أما
والله! إني لا أخشاكم لله وأنقاكم له،
لكنني أصوم وأفطر وأصلى وأرق
وأتزوج النساء ، فمن رغب عن سنتي
فليس مني۔“ (صحیح البخاری، کتاب
النكاح، باب الشرعیب فی النکاح، ج: ۷،
ص: ۲، ط: دار الشعب)

ترجمہ: ”حضرت انس رض سے روایت
ہے کہ تین افراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کی
باہت استفارہ کئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج
کے پاس تشریف لائے، جب انہیں نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے متعلق بتایا گیا تو انہیں نے
اسے کم سمجھتے ہوئے کہا کہ: کہاں ہم اور کہاں نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم؟ ان کے تو اگلے پچھلے تمام گناہ
معاف ہو چکے ہیں، ان میں سے ایک نے کہا
کہ: میں پوری زندگی ساری رات نماز پڑھتا
رہوں گا۔ دوسرا نے کہا کہ: میں ساری عمر
روزہ رکھوں گا۔ تیسرا بولا کہ: میں عورتوں سے دور
رہوں گا، کبھی نکاح نہیں کروں گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
تشریف لائے اور فرمایا کہ: تم لوگوں نے یہ یہ
باتیں کہیں؟! بخدا میں تم لوگوں سے زیادہ
خدا کا خوف اور تقویٰ رکھتا ہوں، لیکن میں روزہ
بھی رکھتا ہوں، اظہار بھی کرتا ہوں، راتوں کو نماز
بھی پڑھتا ہوں اور نیند بھی کرتا ہوں اور عورتوں
سے نکاح بھی کرتا ہوں، (یہ میرا طریقہ ہے) جو
شخص میری سنت اور طریقے سے من موڑے گا،
اس کا مجھ سے کچھ لیمانا نہیں۔“

معاشرتی اعتدال کا نمونہ دیکھنا ہوتا ہے اقلیتوں
کے تحفظ کے سلسلے میں اسلامی تعلیمات کو دیکھ لیا جائے
کہ اسلام انہیں کیا حقوق فراہم کرتا ہے:
”حدیثا سليمان بن داود المھری

کمانے کے موقع سب کو صادی طور پر میسر ہوں۔
۵:- ریاست کی بھی ذمہ داری ہے کہ امن و
امان کی صورت حال کو بہتر بنائے، بدانتی کی بنا پر
جانوں کے عدم تحفظ کا احساس بھی انتہاء پسندانہ سوچ
پیدا کرتا ہے۔

۶:- مسلم حکومیں زیستی اور عالمی سطح پر اسلام
کے متعلق اسلام دشمنوں کا پھیلایا ہوا منی تاثر دو
کرنے کے لئے اپنے وسائل استعمال کریں اور عالمی
پلیٹ فارموں پر بلا جگہ کھل کر اسلام اور مسلمانوں کا
موقف پیش کریں، اور مسلمانوں کے دامن پر لگائے
گئے بے جا اڑامات کا مقدار لیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو تنفس اسلام کی تعلیمات پر
صحیح معنوں میں عمل کی تو فتن عطا فرمائے، آمین!
وصلی اللہ تعالیٰ علی خبر خلفہ سینا مدد
وعلی آہ و صعبہ اجمعین

مسلمان ہاہم خوت و بھائی چارہ کو فروغ دیں، اور
آپس کے تکڑا اور اختلاف و انتشار کے تمام اسہاب
امان کی صورت حال کو بہتر بنائے، بدانتی کی بنا پر
جانوں کے عدم تحفظ کا احساس بھی انتہاء پسندانہ سوچ
پیدا کرتا ہے۔

۲:- صادقی کو فروغ دیں، اس لئے کہ صادقی
اسلامی معاشرے ہی کی نہیں، بلکہ ہر معمول معاشرے
کی ضرورت ہے۔

۳:- اسراف اور فضول خرچی سے اجتناب
کریں، کیوں کہ اسراف سے صرف تکبیر اور سرکشی
ہی پیدا نہیں ہوتی، بلکہ اس سے معاشرے میں
طباقی منافت اور انتہاء پسندانہ رویہ بھی پیدا ہوتا
ہے جو معاشرتی زندگی کے لئے زبر قائل کی حیثیت
رکھتا ہے۔

۴:- ریاست پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ
ایک ایسا معاشری و سماجی نظام تینی ہایا جائے جہاں
فریب، غریب تر اور امیر، امیر تر ہو اور رزقی حلال
ا:- ریاست ایسا ماحول فراہم کرے کہ

شیعیت میں خیانت مت کرنا، دھوکہ مت دینا،
کسی مستول کا مثلثہ نہیں کرنا (ناک کان مت
کان)، کسی پیچے کو قتل نہیں کرنا، یہی اللہ کا عہد اور
اس کے بھی ہر چیز کی سیرت اور طریقہ ہے۔“

فتنہ و فساد اور قتل ناچ کے بارے میں اسلام
سے زیادہ کسی غذب نے اس کی نہیں نہیں کی۔

اسلام سرپا امکن والا نہ ہب ہے، اسلام ہر طرف امن
و سلامتی دیکھنا چاہتا ہے۔ اسلام سے زیادہ افہام و
تفہیم کا قائل کوئی دوسرا غذب نہیں ہے۔ اسلام میں
نہ جبرا کراہ ہے، نہ قلم و زیادتی ہے، نہ حق طلاقی اور
ناالصافی ہے، بلکہ ہر معاملے میں اس کا رویہ
مصالحت آمیز اور ردا دار اس ہے۔

انتہاء پسندی کی روک تھام کے لئے ریاست
پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ:
اکی ایسا معاشری و سماجی نظام تینی ہایا جائے جہاں
فریب، غریب تر اور امیر، امیر تر ہو اور رزقی حلال

مہمان خصوصی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگ مرکزی راہنماء مجلس ختم نبوت حضرت
مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی میں کہا کہ اس امت کا سب سے بڑا اعزاز ختم نبوت ہے: مولانا محمد اکرم طوفانی کراچی (مولانا عبدالجی مطمئن) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے زیر انتظام ہر اسلامی ہمینہ کی تیسری جمعرات کو مغرب تا عشاء فتنہ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت پرانی نماش ایک ایسے جناح روؤیں "ماہنہ تربیتی نشست" منعقد ہوتی ہے جس میں اکابر علماء کرام کے خطابات ہوتے ہیں۔ اس ماہ یہ نشست ۲۳ ربیع الثانی مطابق الاجزوی ۱۴۰۸ھ بروز ۲۰۱۸ء کو فتنہ ختم نبوت کے مرکزی مسئلہ مولانا تاضی جمعرات مغرب تا عشاء منعقد ہوئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے احسان میں بہت بڑا احسان احسان احمد نے صدارت کی۔ راقم نے ابتدائی گفتگو میں پروگرام کی غرض و عایت پر روشن لاشریک ہے اسی طرح ہمارے بھی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صفت ختم نبوت میں وحدہ لاشریک ہے اسی طرح ہمارے بھی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صفت ختم نبوت میں وحدہ لاشریک ہے۔ آخوندی بھی کی امت میں پیدا کر کے اللہ تعالیٰ نے ہم پر یہ بہت بڑا احسان فرمایا کہ ہمیں نئے بھی پایہ ایمان لانے یا اشلانے کے امتحان سے محظوظ فرمایا۔ ختم نبوت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ہر جھوٹے مدعی نبوت کی تکذیب و تردید ہماری ذمیوں کا گالی ہے۔ دور حاضر ۲۰۱۸ء کو فتنہ ختم نبوت میں ہونے والے مرکزی تقریری مسابقات میں بھرپور شرکت کی وہوت دی۔ مہمان موزر جامع مسجد بیت السلام ذیشنس کے لام و خلیفہ مولانا عبدالستار مسلم نے اپنے بیان میں کہا کہ تحفظ ختم نبوت بہت ہی مقدس اور مبارک عمل ہے، اس کے پورے عالم اسلام کی سلامتی اور ترقی تحفظ ختم نبوت اور تردید قادیانیت سے مشروط ہے، کیونکہ مسلم نے اپنے بیان میں کہا کہ تحفظ ختم نبوت بہت ہی مقدس اور مبارک عمل ہے، اس کے لئے اللہ تعالیٰ اعلیٰ صفت کے حال فراہم کو منتخب فرماتے ہیں۔ اس عظیم سعادت کے حصول ختم نبوت ہمارے بھی کی ذات کا مسئلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نظر میں ہمارے بھی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پاکیزہ کردار اور عمده اخلاق اپنانا چاہئے۔ خاص طور پر اپنے اکابرین دیوبندی کو سوائی سے زیادہ کوئی چیز محبوب اور قیمتی نہیں، جس سرزین پر بھی کی ذات محفوظ نہیں دہاں اُن و امان، کاہمیں گہر امداد کرنا چاہئے، اکابرین پر اعتماد کرتے ہوئے ان کے مزارج کے مطابق عالیٰ ترقی اور سلامتی کے حصول کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ حضرت طوفانی کی دعا پر اجتماع اقتalam مجلس تحفظ ختم نبوت کی ترتیب پر تحفظ ختم نبوت کی جدوجہد ہمیں اپنی زندگی کا نصب احسن اور پوری ہوا۔ کراچی بھر سے دینی مدارس کے طلباء، علماء اور کارکنان ختم نبوت نے کثیر تعداد میں مقصد ہانا چاہئے۔ اس سے دینا و آخرت میں کامیابی کا حصول یقینی ہے۔ شرکت کی اجتماع کے اتفاقام پر شکاء کے لئے عشاںیہ کا اہتمام کیا گی۔

دینی مدارس کے حوالہ سے حکومتی تضادات

مولانا قاری محمد حنفی جاندھری

ایسی کی تصدیق کے باوجود میرک سے بی اے تک کی عصری درسگاہوں سے حاصل کی گئی ڈگریوں کا تقاضہ کیا جاتا ہے۔ یہاں یہ تضاد بھی ملاحظہ ہو کہ ایک طرف کے پی کے کی حکومت علماء کرام کو خطوط لکھ کر ماہنامہ اعزاز یہ قبول کرنے کی درخواستیں کر رہی ہے اور دوسری طرف ہنگاب حکومت خالصتاً ایک ایسا معاملہ جو دینی مدارس کے فضلاء کا حق ہے اس میں بھی مدارس کے فضلاء کے لئے امکانات کے دروازے بند کرنے پر تکی ہوئی ہے۔ ہنگاب حکومت کے اس طرزِ عمل سے کچھ لوگ یہ بھی سمجھنے پر مجبور ہیں کہ ایسے باصلاحیت فضلاء جو پختہ دینی علوم کے حامل اور اسلامیات میں گھبرا رونٹ رکھنے والے ہیں ان کی جگہ ایسے لوگوں کی تقرری کرنا جو برائے نام دینی علوم سے نسبت رکھتے ہیں دراصل نسل تو کو دینی تعلیم و تربیت سے ہی محروم رکھنے کے کسی خلیفہ منسوبے پر عمل ہو جاتا ہے۔

واضح رہے کہ تضادات کا یہ سلسہ صرف ڈگریوں اور تقرریوں تک نہیں بلکہ ہمیں ہر معاملے میں حکومتی تضادات کا سامنا کرنا پڑتا ہے ایک طرف یہ کہا جاتا ہے کہ دینی مدارس رجسٹریشن نہیں کرو رہے، غیر رجسٹرڈ مدارس مسائل و مخلافات کی جڑیں، برسوں کی ریاضت کے باوجود حکومت کی جڑیں، برسوں کی نیت و رک میں لانے میں مدارس کو رجسٹریشن کے نیت و رک میں لانے میں کامیاب نہیں ہو سکی جبکہ دوسری طرف صورت حال یہ ہے کہ حکومتی ذمہ داران کو خود معلوم نہیں کہ رجسٹریشن کرنی کیسے ہے؟ 1960ء کا جو سوسائٹی

تحت ہنگاب میں مذہبی حلقوں اور حکومت کے درمیان فاسطے بڑھانے کے سلطے کی یہ ایک کڑی ہے۔ ہماری دانست میں یہ سب خیالات و خدشات اپنی جگہ لیکن قبل غور بات یہ ہے کہ ہائی ایجکیشن کیشن کی طرف سے شہادۃ العالمیہ کو صرف عربی نہیں بلکہ اسلامیات اور عربی و دنیوں کے معاوی قرار دیا گیا ہے۔ اسی ایک سند کو عربی ٹیچر کے لئے قبول کرنا اور اسلامیات ٹیچر کے لئے قبول نہ کرنا کھلا تضاد ہے۔ اسی اسی کی طرف سے تصدیق کے باوجود عملي طور پر ملازمتوں کے حصول اور مختلف اسلامیوں کے لئے سلیکشن کے موقع پر دینی مدارس کی ڈگریوں کو روی کا نزد قرار دینا ہیور کریں کا ایک ایسا افسوسناک طرزِ عمل ہے جو کخش دین بیزاری ہی نہیں بلکہ قومی اداروں کی توہین اور عملی قوانین کی خلاف ورزی بھی ہے۔ یہ تضاد صرف اسلامیات اور عربی میں نہیں بلکہ ہمیں تو آئے روز ایسے تضادات کا سامنا کرنا پڑتا ہے مثال کے طور پر اساد کا معاملہ ہی لے لجیئے اسی کی طرف سے شہادۃ العالمیہ کو تو ایم اے اسلامیات اور عربی کے معاوی تسلیم کیا جاتا ہے لیکن تحفظ اساد یعنی عالی، خاصہ اور عامہ کو لی اے، ایف اے اور میرک کے برابر تسلیم نہیں کیا جاتا گویا کہ دینی مدارس کے فضلاء کو یہ پیغام دیا جاتا ہے کہ تم ایک من وزن تو اخا سکتے ہو نہیں 20 کلو اور 5 کلو وزن نہیں اخا سکتے۔ صرف ہنگاب کے ایجکیشن کے معاملے میں ہی نہیں بلکہ اکثر اوقات شہادۃ العالمیہ اور اسچے لوگوں کا خیال ہے کہ ایک سوچے سمجھے منسوبے کے

کی طرف سے پہلی بڑی معانی اور بڑی پسندی کی صورت میں تعاون کی درخواست کی جاتی ہے تو معانی تو کجا پہلے سے زیادہ بخاری بھر کم بڑھ جوائے جاتے ہیں تاکہ اہل مدارس ملباہیں اور مدارس بند کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ کبھی کہا جاتا ہے کہ قربانی کی کمالیں جمع کرنے کے لئے این اوسی لیہا لازمی ہے جب مدارس این اوسی کے حصول کے لئے جاتے ہیں تو انہیں متول سے کام لیا جاتا ہے، کبھی کہا جاتا ہے کہ مدارس دنیا کی سب سے بڑی این جی اوز ہیں جنہوں نے لاکھوں بچوں کی تعلیم اور حکمل کفالت کا بوجھا اٹھا کر کھا ہے اور دوسری طرف سے انہی مدارس کے ساتھ تعاون کرنے والوں کو ہر اس کیا جاتا ہے؟ ان معمولی تضادات کا کیا گز؟ یہاں تو حال یہ ہے کہ دنیا مدارس کی قیادت ایک حکومت سے طویل مذاکرات کر کے کسی معاہدے اور نتیجے تک پہنچتی ہے تو حکومت تبدیل ہو جاتی ہے اور وہ معاہدہ سرداخانوں کی نذر ہو جاتا ہے۔ حکومتوں کی تبدیلی کی بھی گاہے ضرورت نہیں پڑتی بلکہ ہمیں کبھی اطلاع ملتی ہے کہ مدارس کے معاملات وزارت نہیں امور دیکھتے ہیں، ہم ابھی وزارت نہیں امور سے راہ درسم پیدا کرتے ہیں کہ خبر آتی ہے کہ مدارس کا معاملہ وزارت تعلیم کے پروردگاریا گیا ہے، ہم وزارت تعلیم کی راہداریوں کا رخ کرتے ہیں تو پیغام آتا ہے کہ اب وزارت داخلہ دنیا مدارس کو کنٹرول کرے گی پھر صرف وزارت داخلہ پر اتفاق نہیں کیا جاتا بلکہ کبھی کراس ملچھ سیل، کبھی نیکا اور کبھی مشیر قومی سلامتی کو مدارس دینیہ کا آن داتا قرار دیا جاتا ہے..... الغرض تذبذب اور تردید ہے..... گوگوکی کیفیت ہے..... ابہام کے اندر ہیرے ہیں..... تضادات کی کمسن گھریاں ہیں..... ایسے میں کوئی تو بتائے کہ دنیا مدارس آخر کریں تو کیا کریں؟ جائیں تو کہاں جائیں؟ (روزنماہ اسلام کراچی ۲۳ جنوری ۲۰۱۸ء)

کوائف طلبی کی مہم پر چل نکلے تھے جسے اتحاد عکالیمات مدارس کی قیادت نے اپنی حکمت عملی سے بڑی مشکل سے روکا۔

ای طرح زبانی طور پر بار بار یہ کہا جاتا ہے کہ دنیا مدارس کا آڈٹ ہونا چاہئے، مدارس کا مالیاتی بسم شفاف ہونا چاہیں، حکومتی اداروں کو مانیزرنگ کے موقع ملنے چاہیں، غیرملکی فنڈنگ نہیں ہونی چاہئے لیکن جب اہل مدارس کی طرف سے ان سب باتوں کو حلیم کر لیا جاتا ہے تو مدارس کو بیکوں میں اکاؤنٹنگ نہیں کھولنے دیتے جاتے۔ سادی ہی بات ہے کہ بیک اکاؤنٹس کے ذریعے مانیزرنگ بھی ہو سکتی ہے، آڈٹ بھی ہو سکتا ہے، مالیاتی سلم مرتب و منظم بھی ہو سکتا ہے لیکن دنیا مدارس کو بیکوں میں اکاؤنٹ کھلوانے کی اپنی ایڈٹ اسی نہیں رکھتے دی جاتی تو اس پر مالیاتی نظام کی پوری عمارت کیسے کھڑی کی جاسکتی ہے؟..... کبھی یہ کہا جاتا ہے کہ دنیا مدارس دہشت گردی کے اڈے اور انتہا پسندی کی نرسیاں ہیں جب دعوت دی جاتی ہے کہ آئیں دیکھیں! کہاں دہشت گردی اور کہاں انتہا پسندی ہے؟ کسی ادارے کا نام لیں، کسی کا تعین کریں، کسی کے خلاف ثبوت پیش کریں تو چپ سادہ ہی جاتی ہے صرف چپ ہی نہیں بلکہ کئی سابق وزراءے داخلہ دنیا مدارس کو ہر قسم کی دہشت گردی سے لاطق ہونے کے بارہا سچائیت دے پکے جن میں سے چودھری شجاعت صیں، عبدالرحمن ملک، چودھری ثارعلی خان بلور خاص قابل ذکر ہیں لیکن پھر بھی کبھی دہشت گردی کا کوئی واقعہ پیش آتا ہے تو دنیا مدارس کو ہدف ہاتا جاتا ہے اور مدارس کے خلاف انہا وحدت چھاپے شروع ہو جاتے ہیں۔

کبھی اس بات کی آفر کی جاتی ہے کہ دنیا مدارس حکومتی امداد قبول کریں، دنیا مدارس سرکاری امداد کیوں قبول نہیں کرتے؟ جب مدارس کی انتظامیہ ایک چاروں صوبوں اور وفاقی اسکی سے منکور شدہ ہے اسے عضو محظلہ قرار دے کر نت نے قوانین لانے کی کوشش کی جاتی ہے اور پھر ان قوانین کا بھی یہ حال ہے کہ آج تک کسی قانون پر اتفاق نہیں ہو سکا، پسکروں مدارس کی درخواستیں معرض التواء میں پڑی ہیں۔ کبھی کہا جاتا ہے کہ صرف غیر جرزاً اور جدید مدارس کی رجسٹریشن کروانی پڑے گی اور کبھی بیک جنہیں قلم نصف، نصف صدی سے رجسٹرڈ مدارس کو غیر جرزاً نیکیز کر دیا جاتا ہے۔

ای طرح کوائف طلبی کا معاملہ ہے بارہا اس بات پر اتفاق ہوا کہ کوئی ایک ادارہ، کوئی ایک دفتر، کوئی ایک ایجنسی طے شدہ طریقہ کار کے مطابق اور طے شدہ اوقات میں مدارس سے کوائف طلب کرے گی اور دیگر اداروں کو اگر کوائف کی ضرورت پیش آئے گی تو وہ اسی ایک ادارے سے رجوع کر لیں گے لیکن حال یہ ہے کہ ہر روز ایک نیا ادارہ کوائف لینے آپنچاہے، ہر روز کسی نئے مجھے کے الہاروں کو کوائف طلبی پر مامور کر دیا جاتا ہے، میں یوں دفعہ کوائف دینے کے باوجود ہر نیا آنے والا اس انداز سے دنیا مدارس کا رخ کرتا ہے جیسے مارکو پولو کی طرح اس نے آج ہلی دفعہ یہ مدرسہ دیافت کیا ہے اور اس کے بارے میں حکومتی اداروں کے علم میں سرے سے کچھ نہیں پھر ہر ایک کا قارم الگ، شقیں الگ، رویے الگ، طریقہ الگ، وری الگ، وقت الگ..... کسی چیز میں بھی یکسانیت نہیں بلکہ طرفہ تماشہ تو یہ ہوا کہ کچھ عرصہ قبل کے پی کے میں اتحانی بورڈ جو صرف میزک پائنٹر سٹھ کے محققہ عصری اداروں کے اتحانات لینے پر مامور ہیں اور اسکو یہ کی رجسٹریشن اور کوائف طلبی بھی ان کے دائرہ اتحانار میں نہیں آتی چہ جائے کہ وہ مدارس اور جامعات کی رجسٹریشن کرنے لگیں وہ بھی مدارس کی رجسٹریشن کا بیڑہ اٹھا کر دنیا مدارس کی

کچھ نہیں لے جاؤ گے، کچھ نہیں لے جاؤ گے، کتنے ہی فیکٹری کے بڑے مالک بن جاؤ، کروڑ پتی بن جاؤ مگر جانا ہے تو صرف کفن لے جاؤ گے، موت آنے سے پہلے ہی جب موت کی بے ہوشی آتی ہے، اسی وقت سے فیکٹری ماکان اپنی فیکٹریوں سے بے خبر ہو جاتے ہیں، ان کا اکاونٹ آ کرتا تا ہے کہ ابھی ابھی ایک کروڑ کا لفظ ہوا، مگر یہ صاحب سخت ہی نہیں کیوں کہ موت کی بے ہوشی طاری ہے، آسکھن گلی ہوئی ہے۔ اکبر الآ آبادی نجح ہونے کے باوجود کیا پیار اشعر کہتا ہے:

تفاکر کے سامنے بے کار ہوتے ہیں حواسِ اکبر
کھلی ہوتی ہیں گو آنکھیں مگر بینا نہیں ہوتیں
یعنی موت آتی ہے تو زندگی ہی میں حواس
بے کار ہو جاتے ہیں۔ کان سے کچھ منائی نہیں دیتا،
آنکھ موجود ہے مگر دکھائی نہیں دیتا، نوٹ کی گذیاں
گن نہیں ملکا، شاید کہاں اور پانپ نہیں کھا سکتا۔
صالحین کا اختلاف:

بعض صالحین میں بھی آپس میں اختلاف
رہتا ہے، ایک درسرے سے مزان نہیں ملتا۔ حضرت
خانوی رحمۃ اللہ علیہ کے دو خلیفے تھے اور دونوں میں
بول چال بندھی، دونوں ایک درسرے سے بات نہیں
کرتے تھے نہ ملتے جلتے تھے اور دونوں ایک ہی شہر
میں رہتے تھے، کسی نے لکھا کہ حضرت دونوں آپ
کے خلیفہ ہیں، آپ دونوں میں ملک ملاپ کیوں نہیں
کر دیجئے؟ حکم دے دیجیے کہ دونوں گلمل لیں۔
حضرت نے فرمایا کہ ان کا اختلاف ان کے اتفاق
سے افضل ہے، اگر ملاؤں گا تو اور لڑیں گے اس لئے
دور دور رہیں تو اچھا ہے۔ ایک کا نام ماسٹر ٹام تھا
اور درسرے کا نام ماسٹر کرم الہی تھا۔ دونوں بہت
مولے تھے، کلم پور کے رہنے والے تھے، جہاں
جلگل بہت ہیں۔ شکار کرنے کے لئے حضرت خواجہ

حضرت خواجہ عزیز الحسن مجذوب

(۱۳۰۱ھ / ۱۸۸۲ء ... ۱۹۲۲ھ)

گزشتہ سے پورستہ

خواجہ صاحبؒ کے حالاتِ رفعہ:

حضرت خواجہ عزیز الحسن صاحب مجذوب رحمۃ اللہ علیہ ذپیٰ گلگتر تھے، لوگ اُن کی واڈھی اور کھنڈ فروخت ہوتے ہیں، پہنچ گئے: نہ لوتا نامِ الفت کا جو خود داریاں ہیں یا بڑی ذاتیں ہیں بڑی خواریاں ہیں مگر:

عشق کی ذات بھی عزت ہو گئی لی فقیری بادشاہت ہو گئی ذپیٰ گلگتر ہو کر فٹ پاتھ پر بیٹھ گئے۔ یہ تھا صحبتِ اہل اللہ کا کرشمہ کہ ذپیٰ گلگتر اللہ کے خوف سے فٹ پاتھ پر بیٹھا ہوا ہے۔ اب جو آتا ہے اُس سے سمجھتے ہیں کہ بھائی اس مرغے میں عیب ہے قیمت اس کی اتنی ہے مگر میں کم میں دے دوں گا، حق کر آگئے۔ آج اُن کے تذکرے عزت سے ہو رہے ہیں کہ اللہ کے نام پر اپنے آپ کو فدا کر دیا، عزت اللہ کے لئے ہے جب اس پر عزت فدا کر دے گے تو تمہیں بھی عزت سے عرض کیا:

ساری دنیا کی شکا ہوں سے گرا ہے مجذوب
تب کہیں جا کے ترے دل میں جگہ پائی ہے
تحت ذپیٰ گلگتر مگر اتنے بڑے شیخ ہوئے کہ علماء
آن سے بیت ہوئے۔

صحبتِ اہل اللہ کا کرشمہ:

اللہ والوں کی صحبت کے بغیر عمل کی توفیق اور ہمت نہیں ہوتی، آدمی کمزور اور بزرگ دل رہتا ہے، خواجہ صاحب کے بیہاں ایک مرغنا تھا جو آدمیوں کو کاش لیتا تھا، خود ذپیٰ گلگتر تھے، چڑی اسی کو بیجا کر مرغنا تھا اور اس سے کہا اس میں عیب ہے، وہ خریدار کو تاریخا پھر یہ سوچا کہ پانپ نہیں چڑی اسی عیب تھا نہیں؟ قیامت کے وین اللہ مجھ سے پوچھے گا کہ تم نے عیب بتایا تھا کہ نہیں؟ چڑی اسی سے نہیں

ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کو کیا منہ و کھاؤں گا؟ جب پدایت کا وقت آتا تو دل کو پتہ چل گیا کہ کوئی بھیں یاد کر رہا ہے: محبت دونوں عالم میں سیکی جا کر پکار آئی جسے خود یار نے چاہا اسی کو یاد یار آئی

حضرت بنائی تابی ہیں، فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ مجھ کو یاد فرماتے ہیں تو مجھ کو پتہ چل جاتا ہے کہ اللہ مجھے یاد فرم رہے ہیں۔ خادم نے پوچھا کہ اس کی کیا دلیل ہے؟ فرمایا کہ دلیل قرآن پاک کی ہے:

"تم مجھ کو یاد کرو میں تم کو یاد کروں گا۔"

بہر حال جب جگر صاحب "کو اللہ نے جذب عطا فرمایا تو اس کے آثار ظاہر ہونے لگے: سن لے اے دوست! جب الام سکھ لاتے ہیں گھمات ملنے کی وہ خود آپ ہی بتلاتے ہیں غرض اب جگر کی پدایت کا آغاز ہوتا ہے۔ آغا نہ پدایت اس شعر سے طا:

پنے کو تو بے حاب پی لی

اب ہے روز حاب کا دھڑکا

یعنی اب دل دھڑک رہا ہے کہ قیامت کے دن اللہ کو کیا جواب دوں گا؟ جب وہ پوچھتے گا کہ خالم میں نے شراب کو حرام کیا تھا اور تو اس قدر پڑتا تھا، تجھے شرم نہ آئی، خیال نہ ہوا کہ مجھے قیامت کے دن پیش ہونا ہے۔ پس فوراً خوبی عزیز الحسن صاحب

ہزو دب (غیفہ حکیم الامت، مجدد الملت مولانا

آشرف علی صاحب تھانوی) اور ان کے اشعار کا جھوٹہ کلام "سکھول ہزو دب" کے ہم سے موجود ہے) سے مشورہ لیا کہ خواجه اآپ کیے اللہ والے ہو گئے؟ کس کی محبت نے آپ کو متین سنت بنایا؟

آپ تو ڈپنی گلکر ہیں۔ ڈپنی گلکر اور گول ٹوپی اور لمبا کرچا اور عربی پا جامد اور ہاتھ میں تیچ!! میں نے دنیا میں کہیں ایسا ڈپنی گلکرنیں دیکھا ہے۔ یہ آپ کی "دُر" کس نے نکال دی اے مسٹر؟ فرمایا: تھا نہ بخون

بھی ہے کہ ان حضرات کے کان براؤ راست زبان بیوت سے علم حاصل کرتے تھے۔ بزرگوں کی باقی سن کر جو علم آتا ہے وہ بڑا موثر ہوتا ہے۔ وہ دل ہوتا ہے زبان دل کا ترجمان اور کان دل کا ترجمان، دل سے جو بات لئتی ہے ذہراً اول اُس کو کان کے ذریعہ سے سمجھ لیتا ہے، کان بھی قیف کی طرح سے ہے۔

یہ خدا ہے جو بانداز بھار آئی ہے:

تو فرمایا کہ میں لکھنؤ گیا تو لکھنؤ میں پورا شہر سجا ہوا تھا۔ کیوں؟ واسرائے کی آمد تھی، خوبج صاحب "بھی ساتھ تھے، خواجه صاحب" نے میرے شیخ کا بہتر اپنے سر پر رکھا جب کہ برابر کے غلیق وہ بھی تھے۔ حضرت حکیم الامت" کے غلیظ خوبی عزیز الحسن صاحب" نے حضرت سے فرمایا کہ میں غلیظ تھوں لیکن غیر عالم ہوں اور آپ عالم غلیظ ہیں، اس نے آپ کا بہتر سر پر رکھنے کو سعادت سمجھتا ہوں۔ اس کے بعد تھوڑی دری میں جلدی سے قلی کو بلا کر اس کے سر پر رکھ دیا اور یہ فرمایا کہ حضرت ایک ہی آئی ڈی آگیا ہے، کیوں کہ میں ڈپنی گلکر ہوں اور انگریز بڑا نکالم ہے فوراً میرے خلاف کوئی رپورٹ لکھ دے گا تو میری نوکری خطرے میں پڑ جائے گی کہ یہ ڈپنی گلکر ہو کر قلی بن جاتا ہے۔

جگر مراد آبادی" کی خواجه صاحب سے ملاقات:

یہاں ایک بات یاد آئی۔ جب اللہ تعالیٰ ہدایت کا دروازہ کھولا ہے تو جگر مراد آبادی جیسا شرابی تو پر کرتا ہے۔ میر صاحب جو میرے رفیق سفر جو ہیں، انہوں نے جگر مراد آبادی کو دیکھا ہے، اتنا پیتا تھا کہ دو آدمی اٹھا کر اس کو مشاعرہ میں لے جاتے تھے مگر خالم کی آواز ایسی غصب کی تھی کہ مشاعرہ ہاتھ میں لیتا تھا لیکن جب پدایت کا وقت آگیا تو دل میں اخلاق شروع ہوا۔ جگر اہل شروع

صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک ہاتھی پر بیٹھے اور یہ دونوں جن میں بول چال بندھی لیکن جب کہیں مل جاتے تھے تو سلام کر لیتے تھے یہ دونوں دوسرے ہاتھی پر بیٹھے۔ اتفاق سے کچھ زیادہ تھی تو ہاتھی پلٹنے پلٹنے لیکن جاتا چیز کچھ میں ہنس رہا ہو۔ خواجه صاحب نے جو یہ مظہر دیکھا تو اپنے ہاتھی پر سے زور سے فرمایا: ایک ہاتھی پر ہیں دو ہاتھی سوار کیوں نہ ہنس جائے ہاتھی بار بار حسن فانی دل لگانے کے قابل نہیں:

اس نے اللہ کی محبت سمجھنے کے لئے اللہ والوں کی محبت اختیار کرو، اللہ والوں کے ناز انجھاؤ، آج کل یہ نوجوان بچے بے پردہ اور ان انگریزی (کرچین) لڑکیوں کے چکر میں آ کر ماں باپ کی محبت کم کر دیتے ہیں اور ان چکروں میں پڑ جاتے ہیں۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ ان کے چہرے کا جفرانیہ بد لے گا یا نہیں؟ آج اگر میں سال کی لڑکی ہے تو سانچہ سال کی بڑی ہو گی تب اپنا مصنوعی دانت نکال کر برش کر رہی ہو گی، بال کی چیلیا سفید ہو گئی ہو گی اور گردن بھی مل رہی ہو گی، کر جھک رہی ہو گی تو آپ کو عالم شباب پر رونا آئے گا یا نہیں؟ اب میرا شعر ہے:

کر جھک کے مثل سکانی ہوئی
کوئی نہ ہوا کوئی نہیں ہوئی

اور:

ان کے بالوں پر غالب سفیدی ہوئی
کوئی دادا ہوا کوئی دادی ہوئی

اور:

یوں تو دنیا دیکھنے میں کس قدر خوش رنگ تھی
تبر میں جاتے ہی دنیا کی حقیقت کھل گئی
خواجه عزیز الحسن رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ میرے شیخ
نے سنایا۔ علم سماعی بھی عجیب نہت ہے۔ صحابی سنت

محبت میں ایک ایسا وقت بھی دل پر گزرتا ہے کہ آنسو خشک ہوجاتے ہیں طغیانی نہیں جاتی جگر وہ بھی سرتا پا محبت تھی محبت ہیں مگر ان کی محبت صاف پہچانی نہیں جاتی جگر تھانہ بھون سے واپس آئے تو شراب چھوڑ دی، تو بے کری شراب چھوڑنے سے نیار ہو گئے۔ ڈاکٹروں کے بورڈ نے معافی کیا اور کہا کہ جگر صاحب آپ کی موت سے ہم بے کیف ہو جائیں گے، آپ قوم کی امانت ہیں تو تھوڑی ہی پی لیجئے تاکہ آپ زندہ تو رہیں۔ جگر صاحب نے کہا کہ اگر میں تھوڑی تھوڑی پیتا رہوں گا تو کب تک جیتا رہوں گا؟ ڈاکٹروں نے کہا کہ پانچ دس سال اور مچل جائیں گے۔ فرمایا کہ: دس سال کے بعد اگر میں شراب پیتے ہوئے اس گناہ کی بردہ کی حالت میں مردیوں گا تو اللہ کے غضب اور تبر کے سائے میں مردیوں گا اور اگر ابھی مرتا ہوں جیسا کہ آپ لوگ مجھے ذرا رہے ہیں کہ نہ پینے سے تم مر جاؤ گے تو میں اس موت کو پیار کرتا ہوں۔ ایسی موت کو میں عزیز رکھتا ہوں کیوں کہ اگر جگر کو شراب چھوڑنے سے موت آئی تو اللہ کی رحمت کے سائے میں جاؤں گا کیونکہ یہ موت خدا کی راہ میں ہو گی کہ میرے بندہ نے ایک گناہ چھوڑ دیا، اس غم میں یہ مرا ہے میری نافرمانی چھوڑنے کے غم میں اسے موت آئی ہے، میرے تبر و غضب کے اعمال چھوڑنے میں میرے بندہ نے جان دی ہے، یہ شہادت کی موت ہے۔

غرض جگر صاحب نے شراب چھوڑ دی اور جب حج کو جانے لگے تو داڑھی پوری ایک مش رکھی۔ سوچا کہ اللہ کو کیا مند دکھاؤں گا اور وہ مبارک پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا مند لے کر جاؤں گا۔

جازات دینے سے مجبور ہیں لیکن ان کو میں اپنا مہمان بناوں گا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مکان میں جب کافر کو بھی مہمان بناتے تھے تو اشرف علی ایک گھنگاہ مسلمان کو کیوں مہمان نہ بنائے گا جو اپنے علاج اور اصلاح کے لئے آ رہا ہے؟ جگر صاحب نے جب یہ سنا تو رونے لگے اور کہا کہ آہ! ہم تو سمجھتے تھے کہ اللہ والے گھنگاہوں سے نظر کرتے ہوں گے لیکن آج پہلا کار آن کا قلب کتنا دستی ہوتا ہے۔

بس تھانہ بھون پہنچ گئے اور عرض کیا کہ حضرت اپنے باتحہ پر توہبہ کر دیجئے اور چار باتوں کے لئے ذعا کیجئے۔ سب سے پہلے تو یہ کہ میں شراب چھوڑ دوں، پرانی عادت ہے:

”چھتی نہیں منے یہ کافر گی ہوئی“

اللہ تعالیٰ کے کرم سے اب مے نوشی چھوڑنے کا ارادہ کر لیا اور دوسرا دعایہ کہ مجھ کو جن نصیب ہو جائے۔ تیسرا درخواست کہ میں داڑھی رکھ لوں اور چھتی درخواست کہ میرا خاتمه ایمان پر ہو۔ حضرت نے دعا فرمائی اور صاحبان مجلس نے آمین کہا۔

بعد ازاں حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نے جگر سے کچھ سنانے کی فرمائش کی۔ جگر نے محل میں نہایت سوز و گدراز سے اپنی یہ غزل سنائی:

کسی صورت نمود سوز و گدراز سے اپنی یہ غزل سنائی
بجھا جاتا ہے دل چہرے کی تابانی نہیں جاتی
صداقت ہو تو دل سینوں سے کچھ لکتے ہیں واعظ
حقیقت خود کو منوالیتی ہے، مانی نہیں جاتی

چپے جاتے ہیں ہڑہ بڑہ کرنے جاتے ہیں گرگر
حضور شمع پروانوں کی نادانی نہیں جاتی
دو یوں دل سے گزرتے ہیں کہا ہٹ تک نہیں ہوتی
وہ یوں آواز دیتے ہیں کہ پہچانی نہیں جاتی

میں حکیم الامت نے یہ ٹرٹکاہی، مسٹر کی ”ز“ کو میں کروایا تو کہا کہ مجھے جیسا شرابی بھی تھا نہ بھون جاسکتا ہے؟ شرط یہ ہے کہ میں وہاں بھی پیوں گا، کیوں کہ اس کے بغیر میرا اگزارہ نہیں۔ خوب صاحب ”قائد“ بھون پہنچ اور کہا کہ جگر صاحب اپنی اصلاح کے لئے آنا چاہتے ہیں لیکن کہتے ہیں کہ میں خانقاہ میں بھی بغیر پیئے نہیں رہ سکتا، اور جگر کا لکھا ہوا رقصہ جس پر صرف ایک شعر موجود تھا۔ حضرت مولانا تھانوی کی خدمت میں پیش کر دیا:

بہر تو ساقی میت من آید سرور بے طلبی خوش
اگرم شراب نبی دهد بہ خمار تشد لبی خوش
(”اے میرے مدھوں ساتی! تیرے دل
میں یہ بات ہے کہ میں تھھ سے کچھ نہ مانگوں۔ نیک
ہے اگر تو مجھے شراب نہیں دیتا تو میں اسی تشنہ لبی کے
خمار میں ہی خوش ہوں۔“) (جگر)

مولانا خود بھی قاری شاعری کا اور اک رکھتے تھے، چنان چہ انہوں نے جگر کے خط کو پڑھا تو ان کی مراد سمجھ گئے۔ اس کے بعد انہوں نے کاغذ کے ذریعہ ذیل شعر لکھ کر جگر کو واپس بھجوادیا:

نہ بخیر نا توبے بدل، نہ لکھم شاعر خوش فرzel
پہ غلامی ہبہ عز و جل و پہ عاشقی نبی خوش
”اے جگر تیرا تو یہ حال ہے لیکن میرا یہ حال
ہے کہ نہ میرا کسی عظیم ادیب کی تحریر میں دل لگاتا ہے
اور نہ ہی مجھے کسی بڑے شاعر کی شاعری خوش کرتی
ہے۔ بلکہ میں تو اللہ تعالیٰ کی بندگی میں اور اپنے پیارے نبی کی غلامی میں خوش رہتا ہوں۔“

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نے مسکرا کر کہ جگر صاحب سے میرا اسلام کہنا اور یہ کہنا کہ: اشرف علی ان کو اپنے مکان میں نہ برائے گا، خانقاہ تو ایک قویِ ادارہ ہے، اس میں تو ہم

صاحب نے اپنا اسلامی تعلق قائم کیا تو ایک دعوت میں خواجہ صاحب خلاف سنت کھانا کھلارہ ہے تھے، حضرت وہاں نہیں بیٹھے اور دوسرے کمرے میں اکیلے جا کر بیٹھے گئے، خواجہ صاحب نے پوچھا کہ مولانا ابرار الحنفی صاحب کہاں ہیں؟ کسی نے بتایا تو ان کے پاس گئے اور پوچھا کیا بات ہے؟ حضرت نے فرمایا کہ: حضرت! یہ فلاں بات جو ہے اس کو میں منبر سے منع کرتا ہوں، اگر میں اس وقت شریک ہو جاؤں تو کس منہ سے منبر پر منع کروں گا؟ خواجہ صاحب کا بھی اخلاص دیکھو، فرمایا: میں آپ کا شیخ اخلاق میں ہوں، مسائل میں نہیں ہوں، آپ عالم ہیں، ہم آپ کے غلام ہیں، اس معاملہ میں آپ ہم کو مسئلہ ہتائیے ہم اس پر عمل کریں گے۔ یہ ہمارے اکابر اور اللہ والے تھے لہذا اپنی اپنی مناسبت کا مرتبی رکھو درہ مرپنیں ہوں گے۔

جب حکیم الامت حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ عزیز الحسن رحمۃ اللہ علیہ کو خانقاہ سے نکالا تو انہوں نے یہ شعر لکھ کر حکیم الامت کو بھیجا:

ادھر وہ دردہ کھولیں گے ادھر میں دردہ چھوڑوں گا
حکومت اپنی اپنی ہے کہیں ان کی کہیں میری
یعنی بھکانے کی حکومت ان کی ہے اور نہ
بھاگنے کی حکومت میرے اختیار میں ہے لہذا جب یہ
شعر لکھ کر بھیجا تو اسی وقت معافی ہو گئی تھی اور حضرت
خواجہ صاحب کو شیخ نے جو پیار دیا ہے پوری روئے
زمین پر آپ حکیم الامت کے کسی خلینے سے پوچھ لیں
کہ خواجہ صاحب کا کیا مقام تھا، خواجہ صاحب کو عقلی
مجت کے ساتھ ساتھ طبعی مجت بھی تھی اور ایک رازی
بات ہتا دوں کہ اگر شیخ کے ساتھ عقلی مجت کے ساتھ
ساتھ طبعی مجت بھی ہو جائے تو بے حد مفید ہے ورنہ
عقلی مجت سے گاڑی زرامشکل سے چلتی ہے۔

☆☆.....☆☆

شب و روز میں ہوں چجز و بُر اور یار اپنے رب کی
مجھے کوئی ہاں نہ پوچھنے مجھے کوئی ہاں نہ پوچھنے
خواجہ صاحب نے یہ اشعار غلبہ حال میں کہے
ہیں لیکن غلبہ حال وقت ہوتا ہے، یہ کیفیت باقی نہیں
رہتی اور اس کی دلیل یہ ہے کہ خواجہ صاحب کا عمل
ہمیشہ اس کے خلاف رہا ہے۔ خواجہ صاحب ہمیشہ
اپنے اللہ والے دوستوں میں رہتے تھے اور اپنے
اشعار سے خود بھی مست ہوتے تھے اور دوسروں کو
بھی مست کرتے تھے اور اپنے شیخ کے عاشق تھے،
حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے بعد بھی
گوشہ تھائی میں نہیں بیٹھے بلکہ اپنے دل کو بہلانے
کے لئے اپنے بیر بھائیوں کے پاس چلے جاتے
تھے۔ بھیجی ایک بیر بھائی کے پاس، بھیجی دوسرے بیر
بھائی کے پاس۔ میرے شیخ حضرت مولانا شاہ
عبد الغنی صاحب پھول پوری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس
بھی تشریف لاتے تھے۔ شیخ کی جدائی میں بے قرار
رہتے تھے اور بیر بھائیوں کو دیکھ کر تسلی حاصل کرتے
تھے۔ انسان انس سے ہے، اس لئے ایک دوسرے
سے مل کر اس کو تسلی ہوتی ہے لیکن شرط یہ ہے کہ
مناسبت ہو۔

خواجہ سے حضرت تھانویؒ کے متعلق موالی:

کسی نے خواجہ صاحب سے پوچھا کہ:
”آپ کے بیڑ بڑے لال و سرخ ہیں کون سا کشہ
کھاتے ہیں؟“ خواجہ صاحب نے جا کر تھانہ بھون
میں حضرت سے عرض کر دیا۔ حضرت نے اور مزاہ
فرمایا کہ: ”سائل بھلی معلوم ہوتا ہے مگر اس سے کہہ
دیتا کہ اشرف علی ایک بولی، ایک کشتہ کھاتا ہے جس
کی وجہ سے وہ لال اور سرخ ہے اور اس کا نام ہے
”تعلیق اللہ۔“

خواجہ صاحب کا اخلاص:

جب خواجہ صاحب سے مولانا ابرار الحنفی
نہیاں ترنم سے یہ شعر پڑھ رہا تھا:

چلو دیکھ آئیں تھاشا جگر کا
نا ہے وہ کافر مسلم ہوا ہے
تحوزہ دی ب بعد تائے والے نے بھیجنی
نشت سے بچکیوں کی آواز سنی۔ بچپنے مزک
دیکھا تو ایک مولوی صاحب رور ہے تھے۔ حقیقت
پر معلوم ہوا کہ بھی جگر مراد آبادی ہیں۔

حج کے متعلق دعا بھی قول ہوئی۔ ۱۹۵۹ء
میں جگر کو حج بیت اللہ کی سعادت نصیب ہو گئی۔
حج کے ایام میں ایک اتفاقی حادثہ کے سبب جگر کو
مدینہ منورہ میں زیادہ دنوں تک قیام کا موقع بھی
مل گیا۔ حج کے بعد جگر صاحب اکثر بے کلف
اجاب میں فرمایا کرتے تھے۔ ”میں نے
دعائیں کر دیں تھیں۔ تین تو میری زندگی میں
یہ پوری ہو گئیں اور چوتھی دعا کہ (غدا میری
مفتر کر دے) بھی ان شاء اللہ قول ہو گی۔“ جگر صاحب کا اصل میدان غزل تھا۔
اسی میدان کے شاہ سوار تھے لیکن شاید بہت کم
لوگ جانتے ہیں کہ جگر نے کچھ نہیں بھی کہیں۔
شراب نوشی چھوڑنے کے بعد جگر نے جو پہلی نعمت
کیا وہ مکمل نعمت اور واقعہ پہلے عرض ہو چکا ہے،
اس کا مطلع یہ ہے:

اک رند ہے اور مدحت سلطان مدینہ
ہاں اک قلندر رحمت سلطان مدینہ
خواجہ صاحب کا غلبہ حال:

ایک بار غلبہ حال میں خواجہ عزیز الحسن رحمۃ اللہ
علیہ نے یہ اشعار کہے:

مجھے دوست چھوڑ دیں سب کوئی میراں نہ پوچھنے
مجھے میرا رب ہے کافی مجھے کل جہاں نہ پوچھنے

پیغام پا کر دننا

شیخ الحدیث حضرت مولانا زید ارشادی مدظلہ

”پیغام پا کستان“ کی تیاری اور ترتیب و تدوین کے دوران ہمیں کسی مرحلہ میں شریک ہونے کا موقع نہیں طاوردندہ سے زیادہ موثر اور جائز ہانے کے لئے ایک دو تجویزیں ہمارے ذہن میں بھی تھیں جن کا انہمار اس موقع پر مناسب معلوم ہوتا ہے، مگر ہے آئندہ کسی مرحلہ میں ان کی طرف توجہ مبذول ہو جائے۔

ایک یہ کہ یہ بات بالکل درست ہے کہ کسی مسلم ریاست کی جائز اور مسلم حکومت ہی جہاد کا اعلان کرنے کی مجاز ہے اور اس کے بغیر کسی شخص یا گروہ کو اس کا حق حاصل نہیں ہے لیکن کسی بھی اجتماعی فتویٰ میں عام طور پر مسئلہ کے تمام پہلوؤں کو سامنے رکھا جاتا ہے مگر ہمارے ہاں یہ فتویٰ ہار بار جاری کئے جانے اور درست ہونے کے باوجود اس حال کے حوالہ سے تشدیز چلا آ رہا ہے کہ اگر کسی مسلم ریاست میں غیر ملکی اور غیر مسلم طاقتوں کی مداخلت سے اس کا ریاستی ڈھانچہ اور حکومتی نظام ہتھ ”بیک“ ہو جائے اور خود وہ حکومت غیر مسلم اور غیر ملکی مداخلت کے ہاتھوں کوہنچلی کی حیثیت اختیار کر لے تو پھر اس تسلط اور استحکام کے خلاف مراجحت اور جہاد کا اعلان کسی ذمہ داری قرار پائے گا اور اس کی مجاز احتمالی کوں ہی ہو گی؟ مثلاً جب ایسٹ ایشیا کمپنی نے دہلی کے مغل بادشاہ کو بے اختیار کر کے اسی کے نام پر مالیاتی، انتظامی اور عدالتی نظام کو اپنے کنٹرول میں لینے کا اعلان کیا تھا تو حکومتی احتمالی اس طرح ”بیک“ ہو جانے پر حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے اس خط کو ”دار الحرب“ قرار دے کر جہاد کا اعلان کر دیا تھا اور اس اعلان کو دینی و علمی طور پر تسلیم کیا گیا تھا۔ سوال یہ ہے کہ اگر اب خداخواست اسی صورتحال پیدا ہو جائے تو کسی کو مراجحت اور جہاد کے اعلان کا اختیار حاصل ہو گا یا سارے معاملات کو ”سر تسلیم“ ہم ہے جو

جمهوریہ پاکستان جناب منون حسین کی قیادت میں اس نے اور اجتماعی انہمار نے اسے متفق تو ی موقوف کی حیثیت دے دی ہے اور آج کے تو ی اور عالیٰ حالات میں اس کی اہمیت و افادیت کو دو چند کر دیا ہے جس سے دنیا کو پاکستانی قوم کی طرف سے ایک واضح اور دو ٹوک پیغام ملا ہے۔

ابتدئے ”پیغام پا کستان“ میں بیہاہر ایک تجسسی بات فرقہ واریت کے حوالہ سے ضرور سامنے آئی ہے کہ کسی فرد یا طبقہ کی عکیفہ اور اسے دائرہ اسلام سے خارج کرنے کے عمل کو ریاست و عدالت کے دائرہ اختیار میں محصور قرار دیا گیا ہے جو مختلف طبقوں کی وسیع تر باہمی عکیفیتیں اور اس میں مسلم انسانوں کے باعث ضروری ہو گیا تھا اور اس کا سبجدیہ طبقوں میں خیر قدم کیا جائے گا۔ دیے گئے عمل پہلے بھی ایسا ہی ہوا ہے کہ قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے بارے میں تمام مکاہب ٹکر کے اجتماعی فیصلے اور قوتوے کے عملی نتائج کے لئے پارلیمنٹ اور عدالتی عظیمی کو ذریعہ بنایا گیا تھا اور انہی کے فیصلوں کو اس حوالہ سے بنیادی اور کلیدی مقام حاصل ہے۔ جبکہ ”پیغام پا کستان“ کے ذریعے اس روایت کو باشاطط طور پر تسلیم کر دیا گیا ہے کہ کسی طبقہ یا فرد کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دینے کے لئے پارلیمنٹ اور عدالتی عظیمی ہی مجاز اوارے ہیں اور عکیفیتی رجحانات سے معاشرہ میں پہنچنے والی انارتی کو کنٹرول کرنے کے لئے یہ ناگزیر ہے اور اسی سے فرقہ واریت کے عفریت کو قابو میں لا یا جا سکتا ہے۔

۱۶ ارجمندی کو ایوان صدر اسلام آباد میں ”پیغام پا کستان“ کے اجراء کی تقریب میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی اور اکابر ہم امت کے ارشادات سے مستفید ہونے کا موقع ملا۔ کتاب ”پیغام پا کستان“ معرفہ خالات میں اسلام، ریاست اور قوم کے حوالہ سے ایک اجتماعی تو ی موقوف کا انہمار ہے جو وقت کی اہم ضرورت تھا اور اس کے لئے جن ادaroں، شخصیات اور طبقوں نے محنت کی ہے وہ تحریک و تکریر کے متین ہیں۔

اور اور تحقیقات اسلامی میں الاقوای اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے تیار کردہ تمام مکاہب ٹکر کے مختصر ”پیغام پا کستان“ میں بنیادی اور اصولی باتیں تو وہی ہیں جن کا گزشتہ دو عشروں سے مسلم انہمار کیا جا رہا ہے اور کم و بیش تمام طبقات اور طبقے ان پر تعلق چلے آ رہے ہیں۔ اس کا ذکر نہ کروہ تقریب میں مولانا فضل الرحمن اور مولانا مفتی نیب الرحمن نے اپنے خطابات کے دوران تفصیل کے ساتھ کر دیا ہے کہ اسلامی ریاست کے خلاف عکسی محاذ آ رائی، نفاذ شریعت کے لئے مسلح جگ، پراسن شہریوں کا قتل، دستور کی پالادیتی کو چھپن اور خود کش حملوں کے ناجائز ہونے کے پہے میں دینی طلاقے اور اور ان کی قیادتیں اس افسوسناک عمل کے آغاز سے ہی لگاتار اپنے دو ٹوک موقوف کا اعلان کر رہی ہیں۔ تاہم اس کے باوجود وسیع تر دائرے میں اعلیٰ ترین سطح پر ریاستی اداروں کے اشتراک عمل کے ساتھ صدر اسلامی

نے باغیوں کے خلاف کارروائی کے لئے فوجیں بھیجی تھیں تو پہلی ہدایت یہ تھی کہ انہیں اسلامی ریاست کے سامنے پر انداز ہونے اور توپ کرنے کی دعوت دیں، اگر وہ ایسا نہ کریں تو پھر پوری قوت کے ساتھ ان کے خلاف کارروائی کریں۔

بہر حال اب تک جو ہوا سہوا، کوئی بھی انسانی عمل کتنا ہی جامِ اور حکم ہوا اس میں کوئی نہ کوئی کمی چھوڑتے ہوئے ہم "پیغام پا کستان" کا منہ اس کے بارے میں ہوئے کہنا بھی قابل توجہ ہے کہ بغاوت کرنے والوں کے خلاف کارروائی اور آپریشن ضروری ہے مگر ان کا اپنے موقوف سے رجوع کرنے اور حماز آرائی سے وسیع وار ہوں گے اور ان کی مکمل حیات و تابید کے ساتھ ہر چance ممکن عمل و تعاوون کا لینے دلاتے ہیں۔

(روز نام و صاف اسلام آباد، ۲۰ جنوری ۲۰۱۸)

نحوے کا اطلاق ہوتا ہے یا نہیں؟

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا فضل الرحمن، مولانا مفتی نیب الرحمن، پروفیسر ساجد میر، مولانا عبد المالک، علامہ ریاض حسین بھنی اور دیگر اکابرین نے اپنے خطابات میں اس طرف توجہ دلائی ہے لیکن "پیغام پا کستان" کا منہ اس کے بارے میں خاموش ہے۔ اس کے ساتھ ہی مولانا عبد المالک کا یہ کہنا بھی قابل توجہ ہے کہ بغاوت کرنے والوں کے خلاف کارروائی اور آپریشن ضروری ہے مگر ان کا اپنے موقوف سے رجوع کرنے اور حماز آرائی سے وسیع وار ہوئے کہنا بھی بلکہ اس بات کا قینی بھی ضروری ہے کہ جو ادارے اور طبقات شرعی و دستوری دونوں حوالوں سے نفاذ اسلام میں اپنی ذمہ داری پوری نہیں کر رہے ان کی حیثیت کیا ہے اور کیا ان پر بھی کسی خطاب میں حوالہ دیا ہے کہ جب حضرت ابو بکر صدیق

مزاج یا مریں آئے، کہہ کر قبول کر لیا جائے گا؟

دوسری گزارش یہ ہے کہ نفاذ شریعت کے لئے انتہی اٹھانے کو بجا طور پر شرعاً حرام قرار دینے کے ساتھ ساتھ شریعت کے نفاذ میں کوتاہی برتنے اور اسے نظر انداز کرتے چلے جانے والوں کے اس عمل کی شرعی حیثیت بھی اس "قوی فتوے" میں واضح ہوئی چاہیے تھی۔ کیونکہ صرف اتنا کہہ دینا کافی نہیں ہے کہ متفاہق افراد اور اداروں کو نفاذ اسلام کے اقدامات کرنے چاہیں بلکہ اس بات کا قینی بھی ضروری ہے کہ جو ادارے اور طبقات شرعی و دستوری دونوں حوالوں سے نفاذ اسلام میں اپنی ذمہ داری پوری نہیں کر رہے ان کی حیثیت کیا ہے اور کیا ان پر بھی کسی

علمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقة ضلع لوڈری کی عقیدہ ختم نبوت کیلئے خدمات

کو اجاگر کرنے کے لئے عوام آگاہی میں ہر یومن کو نسل کے بیویوں پر گشت کے جس میں تقریباً ۲۰ ہزار فتویٰ جات (مصنوعات کے حوالے سے) تقسیم کے۔ کل ۳۰ ہزار پختہ تقسیم کے گئے۔ عام شاہراہوں اور چوکوں پر ہر جگہ قادیانی مصنوعات کے پچھلے چند سالوں سے اکابرین و اسلاف کے طرز پر تاجدار ختم نبوت کی عزت و ناموس پر بایکاٹ پرمنی تقریباً ۱۵۰۰ ابرے بڑے بڑے چینا فلکس اور پاٹڑگئے گئے۔ سو شل میڈیا میں پھرہ دے رہے ہیں۔ ملکر ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوہنچی مذکور کی آراء حضرت مولانا قاری اکرم الحق مذکور کی بہترین حکمت علمی اور حضرت امیر محترم تک مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھی یا ہیں اور آسانی کے ساتھ پورے ملک کے ساتھی مولانا عمران خان مذکور (امیر لوڈری) کی دن رات مخت دوں کرے اور گلرے احمد شدید الحمدشاد! ایک دوسرے کے پروگرامات سے بخوبی آگاہ ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح فیس بک اور یو پورے ضلع سے قادیانیت کو مصنوعات کی مدیں جو کروڑوں روپے منافع ہوتا تھا اب وہ ثواب پر بھی حضرت امیر محترم اور اکابرین مجلس کے بیانات الٹو کے جاتے ہیں جس سے ہزاروں میں بھی نہیں ہے۔ عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقة لوڈری نے جو پیش رفت کی ہے۔ احوالہ اس کی کارگزاری درج ذیل ہے:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لوڈری کے عوام میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اجاگر کرنے کے لئے اب تک کم ویش پچاس کافنریں ہو چکی ہیں جو کہ یومن کو نسل کی سلسلہ پر منعقد سرپرستی میں یہ سلسلہ اور بھی زیادہ ترقی کرے گا۔ چونکہ دفتر ختم نبوت لوڈری جامِ مسجد نور ہوئی۔ اسی طرح ایک ضلعی کافنری اور ایک تحصیل کافنری منعقد ہوئی۔ مجلس نے ایک محل کے بالکل قریب واقع ہے جہاں پر آتائے نامدار محمد معطی احمد بھنی صلی اللہ علیہ وسلم سال میں (یعنی روزہ اور ۲۰ روزہ) تقریباً ۲۳ ختم نبوت کو رسم کے جس میں ایک کو رس کے موئے مبارک موجود ہیں اور پورے ملک سے زائرین زیارت کے لئے آتے ہیں۔ ضلعی سلسلہ پر ہوا اور باقی یومن کو نسل اور تحصیل بیویو ہوئے۔ اس میں تقریباً چار ہزار سے مجلس کی طرف سے مہماں کوی نوازی دفتر ختم نبوت میں کی جاتی ہے۔ الحمد للہ زائد طلباء عوام اور عصری اداروں کے طلباء شرکت فرمائی۔ موبائل سروس کے ذریعہ ۶۰ کریم رب کا احسان ہے اور یہ ایک صحیح احتراج ہے وفا فو قا مسلکی اور نظریاتی روزہ اسی ایم ایس کو رس میں تقریباً ۱۵۰۰ احضرات کو تعمیلاً عقیدہ ختم نبوت سمجھایا گیا۔ تھببات کو ختم کرنے اور عقیدہ ختم نبوت پر تعلق ہونے کے لئے لا جو عمل اختیار کرے دینی و عصری تعلیمی اداروں میں طلباء کو اس اہم موضوع کے حوالے سے باخبر رکھئے اور ہوئے مجلس تحفظ ختم نبوت لوڈری آل پارٹیز کافنریں کا انعقاد کرتی ہے جس میں تمام قادیانی دجال و فریب سے آگاہی کے لئے ڈھانی سال میں زائد طلباء کو لٹڑپچ پارٹیوں کے زائد طلباء کو لٹڑپچ پارٹی اور مسلک کی قید کے ناموں رسالت کے تحفظ کے لئے مجلس کے پلیٹ فارم سے ہر فرماں دیا گیا۔ یونیورسٹی بیویو کے طلباء کو کو رس کرنے کے علاوہ اب تک ۸۰۰ سے زائد پارٹی اور مسلک کی قید کے ناموں رسالت کے تحفظ کے لئے مجلس کے پلیٹ فارم سے ہر کتب (آئینہ قادیانیت) تقسیم کی گئیں۔ قادیانی مصنوعات کے بایکاٹ کے مسئلے وقت کام کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام خدمات کو قبول و منظور فرمائے۔ آمين۔

سالانہ کل کراچی بین المدارس تقریری مسابقات

(۱۴۳۹ھ-۲۰۱۷ء)

ضبط و ترتیب: مولانا محمد شعیب کمال

(پہلے اور دوسرے مرحلے میں مفصل رپورٹ)

مولانا عبدالوحید صادب نے سر انجام دیئے۔ پروگرام کے میزبان مولانا عبدالعزیز صاحب تھے۔ جامعہ عثمانیہ یوسف گوٹھ سے درجہ سادسے کے طالب علم صدیق اللہ نے پہلی، جامعہ العذرا سعید آباد سے محمد اسماء نے دوسری، جبکہ جامعہ ندوۃ العلم سے درجہ سادسے کے طالب علم محمد زکریا نے تیسرا پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات بلدیہ ناؤن کے ذمہ اور مولانا عبدالعزیز صاحب نے اپنے رفقاء کے ہمراہ انجام دیئے۔

2۔ جمیش ناؤن 16 نومبر 2017ء

درسے عربیہ فرقانیہ میں جمیش ناؤن کے 7 مدارس کے 11 طلباء کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا، مہمان خصوصی عالی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد صاحب تھے۔ مخصوصین کے فرائض مولانا مفتی محمد سلمان یاسین صاحب، مولانا قاری احسان اللہ صاحب اور مولانا محمد طیب صاحب نے سر انجام دیئے۔ میزبان درسے عربیہ فرقانیہ کے ہمیں مولانا قاری عطاء اللہ صاحب تھے۔ ثابت ضلع غربی کے گران مولانا محمد رضوان صاحب نے کی۔ درسے عربیہ فرقانیہ سے درجہ سادسے کے محمد آکاش نے پہلی، درسے عربیہ فرقانیہ ہی کے درجہ رابعہ سے محمد ابرار نے دوسری، جبکہ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ ہنری ناؤن سے درجہ خاصہ کے محاذ نہ تیسرا پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے انتظامات جمیش ناؤن کے ذمہ اور مولانا محمد شعیب، اور علاقہ بھر سے تشریف لائے ہوئے علماء کرام شامل تھے۔ ثابت کے فرائض

آئندگی حیثیت، جن طلباء نے دوسرے مرحلے میں پہلی دوسری اور تیسرا پوزیشن حاصل کی وہ اب فائل مقابلہ میں حصہ لینے کے اہل قرار پائے ہیں۔ فائل تقریری مقابلہ ان شامہ اللہ العزیز 8 فروری 2018ء کو درفتر عالی مجلس تحفظ ختم نبوت پرانی نمائش میں منعقد ہوا، جس میں تقریر کا عنوان "اسلام اور پاکستان کے خلاف قادیانی سازشیں" ہے۔ سرست پہلے اور دوسرے مرحلے کی مفصل رپورٹ حاضر ہوتی ہے:

پہلا مرحلہ:

پہلے مرحلے میں ناؤن کی سطح پر تقریری مقابلوں کا انعقاد کیا گیا تھا، جس کے تحت کراچی کے تمام 18 ناؤن میں مسابقات ہوئے، جس میں 124 مدارس کے 222 طلباء حصہ لیا، جس کی تفصیل یہ ہے:

1۔ بلدیہ ناؤن 16 نومبر 2017ء

جامعہ عثمانیہ یوسف گوٹھ میں بلدیہ ناؤن کے 9 مدارس کے 9 طلباء کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ مہمان خصوصی جامعہ عثمانیہ یوسف گوٹھ کے ہمیں شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالجید مازنی صاحب تھے۔ مخصوصین کے فرائض مولانا عنایت اللہ عادل صاحب، مولانا پروفیسر عبدالودود صاحب، اور مفتی عقیل شہزاد صاحب نے انجام دیئے۔ ویگر مہمانان میں شہزاد بھر کے مدارس سے طلباء شریک ہوتے ہیں۔ حسب سابق اس سال بھی تقریری مقابلہ کو تین مرحلوں پر تقسیم کیا گیا تھا۔ پہلے مرحلے میں ناؤن کی سطح پر تقریری مقابلہ منعقد ہوا، جس میں تقریر کا عنوان تھا "تحفظ ناموس رسالت قرآن و مت کی روشنی میں" جن طلباء نے پہلے مرحلے میں پہلی دوسری پوزیشن عقیل شہزاد صاحب نے منتخب ہوئے۔ ویگر مہمانان گرایی میں مفتی فیض الحق صاحب، مفتی عبداللطیف طالقانی صاحب، مولانا نورالریاض صاحب، ضلع غربی حاصل کی وہ دوسرے مرحلے کے لئے منتخب ہو گئے۔

دوسرے مرحلے میں ضلعی سطح پر تقریری مقابلہ منعقد ہوا، جس میں تقریر کا عنوان تھا "گتائخ رسول کی شرعی و

گذاب ناؤن کے 14 مارس کے 17 طلباء کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ مہمان خصوصی جامعہ صدقیہ کے ہبھت مولانا ذاکر مخکور احمد میٹنگل صاحب تھے۔ مصلحین کے فرائض جامعہ عربیہ اسلامیہ میر سے مولانا قاضی نیب الرحمن صاحب، جامعہ فاروقی سے مفتی محمد سعیج الرحمن صاحب اور مفتی امام اللہ صاحب نے انجام دیئے۔ دیگر مہماں ان گرای میں جامد فتح العلوم سے مولانا سیف اللہ صاحب، ادارہ العلوم الاسلامیہ سے مولانا شفیق الحمد شیرازی صاحب سیت

علاقہ کے دیگر علماء کرام شامل تھے۔ ف ثابت جلد الرشید کے استاذ مولانا ناصر الرشید صاحب اور عالی مجلس تحفظ فتح نبوت کراچی کے ملنے مولانا عبدالجی مطہن صاحب نے کی۔ جامد صدقیہ سے دورہ حدیث کے طالب علم بادشاہ خان بن محمد شاکر نے ہبھی، جامد فتح العلوم سے رجبہ شاکر کے عزیز اللہ بن رحیم اللہ نے دوسری، جبکہ رجبہ شاکر کے عزیز اللہ بن رحیم اللہ نے دوسری، جبکہ جلد الرشید سے رجبہ شاکر کے طالب علم اسماء احمد بن احمد حسین نے تیسرا پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات گذاب ناؤن کے ذمہ والقاری قنبر اقبال صاحب اور ان کے رفقاء نے جامد کے ہبھی تعلیمات مولانا عبدالباسط جلالی صاحب کی معاونت سے انجام دیئے۔

7- لیاقت آباد ناؤن 23 نومبر 2017ء

جامعہ انوار القرآن صدقیہ ناظم آباد میں لیاقت آباد ناؤن کے 5 مارس کے 10 طلباء کے درجہ سابعہ کے حماد الرحمن نے ہبھی، جامد صدقیہ سے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ مہمان خصوصی جامعہ صدقیہ کے ہبھت مولانا مفتی ولی اللہ محمد حسین صاحب تھے۔ مصلحین کے فرائض مولانا مفتی ابراہیم صاحب، مولانا اشfaq الحمد صاحب اور مولانا نوید الحمد صاحب نے انجام دیئے۔ دیگر مہماں ان گرای میں مولانا عبدالرحمن صاحب، قاری محمد عارض

صاحب، مفتی سعد اللہ صاحب، مولانا عرفان

صاحب نے کی۔ پروگرام کے میزبان مولانا عکیم اللہ صاحب تھے۔ جنہاً مسجد سے درجہ خاصہ کے طالب علم امیر حزہ بن عبد المعزیز نے ہبھی، جامعہ عثمانیہ بہار کالوں سے درجہ رابعہ کے عبد القیوم بن حاکم نے دوسری، جبکہ جامعہ عثمانیہ ہی سے درجہ خاصہ کے جواد حسین بن افضل خان نے تیسرا پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات لیاری ناؤن کے ذمہ دار مولانا ناصر اللہ صاحب اور ان کے رفقاء نے انجام دیئے۔

5- شاہ فیصل ناؤن 16 نومبر 2017ء

جامعہ حادیہ شاہ فیصل کالوں میں شاہ فیصل ناؤن کے 3 مارس کے 14 طلباء کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ مہمان خصوصی مولانا قاضی احسان احمد صاحب اور جامد حادیہ کے شیخ الحدیث مولانا محمد ندیم نے ہبھی، جنید احمد نے دوسری، اور فضل ربی نے تیسرا پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات لاذھپی ناؤن کے ذمہ دار حافظ عبدالوہاب صاحب اور ان کے رفقاء نے انجام دیئے۔

4- لیاری ناؤن 16 نومبر 2017ء

جامعہ عثمانیہ بہار کالوں میں لیاری ناؤن کے 5 مارس کے 11 طلباء کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ مہمان خصوصی جامد عثمانیہ کے ناظم اعلیٰ مولانا یاسین صاحب نے فرائض مصلحین کے فرائض جامد قطبہ کے مدرس مفتی محمد اسرار صاحب، جامد علم اسلامیہ علامہ بنوری ناؤن کے استاذ مفتی مخکور احمد صاحب، اور جامد عثمانیہ بہار کالوں کے استاذ مولانا عاطف علی صاحب نے انجام دیئے۔ دیگر مہماں ان گرای میں سید اڑی ناؤن کے ذمہ دار مولانا حضرت حسین صاحب، مولانا مفتی اللہ صاحب، مطلع جنوبی کے گران حافظ محمد کاظم اللہ نہمان صاحب سیت جامد عثمانیہ کے استاذہ و علاقہ بھر کے علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔

6- گذاب ناؤن 16 نومبر 2017ء

جامعہ صدقیہ نور محمد گوٹھ زد گلشن معdar میں

درس عربیہ کی انتظامیہ کے تعادن سے انجام دیئے۔

3- لاذھپی ناؤن 16 نومبر 2017ء

جامعہ تحفظ القرآن شیر پاؤ کالوں میں لاذھپی ناؤن کے 9 مارس کے 14 طلباء کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ مہمان خصوصی مولانا قاضی احسان احمد صاحب تھے۔ مصلحین کے فرائض جامد فاطمة الزہرا گلشن حدیث کے استاذ مولانا مفتی بشر احمد صاحب، مدینہ مسجد نشر آباد کے خطیب مولانا طارق محمود قاسمی صاحب اور امیر حزہ مسجد داؤد چورگی کے امام و خطیب مولانا طارق محمود صاحب نے سراجام دیئے۔ میزبان مولانا غلام اللہ صاحب اور مولانا حسین شاہ صاحب تھے۔ ف ثابت حافظ عبدالوہاب پشاوری صاحب نے کی۔ محمد ندیم نے ہبھی، جنید احمد نے دوسری، اور فضل ربی نے تیسرا پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات لاذھپی ناؤن کے ذمہ دار حافظ عبدالوہاب صاحب اور ان کے رفقاء نے انجام دیئے۔

4- لیاری ناؤن 16 نومبر 2017ء

جامعہ عثمانیہ بہار کالوں میں لیاری ناؤن کے 5 مارس کے 11 طلباء کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ مہمان خصوصی جامد عثمانیہ کے ناظم اعلیٰ مولانا یاسین صاحب نے فرائض مصلحین کے فرائض جامد قطبہ کے مدرس مفتی محمد اسرار صاحب، جامد علم اسلامیہ علامہ بنوری ناؤن کے استاذ مفتی مخکور احمد صاحب، اور جامد عثمانیہ بہار کالوں کے استاذ مولانا عاطف علی صاحب نے انجام دیئے۔ دیگر مہماں ان گرای میں سید اڑی ناؤن کے ذمہ دار مولانا حضرت حسین صاحب، مولانا مفتی اللہ صاحب، مطلع جنوبی کے گران حافظ محمد کاظم اللہ نہمان صاحب سیت جامد عثمانیہ کے استاذہ و علاقہ بھر کے علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔

جامعہ عثمانیہ کے طالب علم محمد نعیم بن بہادر خان نے کی۔ پروگرام کے میزبان مولانا انعام اللہ صاحب اور مولانا عظیم صاحب تھے۔ جامعہ قرطبہ کلفشن سے درجہ رابعہ کے محمد فرحان نے پہلی، جامعہ عثمانیہ شیرشاہ سے درجہ ثالث کے حفیظ الحق نے دوسری جگہ جامعہ عثمانیہ ہی سے درجہ خاصہ کے طاہر شاہ نے تیسرا پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تناظمات سیماڑی ناؤن کے ذمہ دار مولانا حضرت حسین صاحب اور ان کے رفقاء نے جامعہ کی انتظامیہ کی معاونت سے انجام دیئے۔

11۔ کوئی ناؤن 23 نومبر 2017ء

درس رحمانیہ بال کالوںی میں کوئی ناؤن کے پروگرام کے میزبان وار العلوم نعمان بن ثابت کے 8 مدارس کے 16 طلباء کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ مہمان خصوصی مولانا قاری عقیل اللہ صاحب تھے۔ مخصوصین کے فرائض مولانا صدیق احمد صاحب، مولانا زر محمد صاحب اور مولانا محمد رمضان صاحب نے انجام دیئے۔ وکیل، جامعہ محمودیہ سے درجہ ثالث کے طالب علم عصمت اللہ نے پہلی، جامعہ محمودیہ سے درجہ رابعہ کے طالب علم صدیق اکبر نے دوسری، جگہ وار العلوم نعمان بن ثابت سے درجہ خاصہ کے طالب علم محمد ناتب نے تیسرا پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تناظمات اور کوئی ناؤن کے ذمہ دار مولانا سید حماد حسن صاحب نے اپنے رفقاء کے ہمراہ سرانجام دیئے۔

10۔ سیماڑی ناؤن 23 نومبر 2017ء

کے خیال الرحمن نے پہلی، درس رحمۃ اللعلیین مہر ان ناؤن سے درجہ خاصہ کے محمد سعیان نے دوسری، جکہ درس رحمانیہ بال کالوںی سے درجہ خاصہ کے طارق جیل نے تیسرا پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تناظمات کوئی ناؤن کے ذمہ دار مولانا شریش احمد اعظمی صاحب اور ان کے رفقاء نے درس کی انتظامیہ کی معاونت سے انجام دیئے۔

12۔ نارتھ کراچی ناؤن 23 نومبر 2017ء

جامعہ مدینہ نو کراچی میں نارتھ کراچی ناؤن کے 7 مدارس کے 11 طلباء کے درمیان تقریری مقابلہ

9۔ اور کی ناؤن 23 نومبر 2017ء

دارالعلوم نعمان بن ثابت و جامعہ مسجد حنفیہ میں اور کی ناؤن کے 6 مدارس کے 8 طلباء کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ مہمان خصوصی دارالعلوم نعمان بن ثابت کے مہتمم مفتی آصف صاحب تھے۔ مخصوصین کے فرائض مفتی حق تو ازا خائز کوہاٹی صاحب، مولانا محمد نبی صاحب اور مولانا نذری کاغانی صاحب نے انجام دیئے۔ وکیل، مہماں ان گرایی میں حنفی مسجد کے امام مولانا عمران احمد عثمانی، عبداللہ مسجد کے امام مولانا رضوان صاحب، ضلع غربی کے ذمہ دار مولانا محمد شعیب اور علاقہ کے دیگر علماء کرام بھی شامل تھے۔

صاحب، قاری محمد جاوید صاحب اور ضلع شرقی کے مگر مولانا مولانا محمد رضوان صاحب سمیت علاقہ کے دیگر علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ فقات جات نور اللہ صاحب نے کی۔ پروگرام کے میزبان حضرت مولانا خیر الحق ابرار صاحب تھے۔ مدرسہ ربانی سے درجہ سابقہ کے عمر معاویہ، بن محمد یوسف نے پہلی، جامعہ عربیہ سے درجہ سابقہ کے عثمان بن سیف اللہ نے دوسری، جکہ درجہ حدیث کے طالب علم حماد جیلانی بن حنف جیلانی نے تیسرا پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تناظمات لیاقت آباد ناؤن کے ذمہ دار مولانا خالد محمود صاحب اور ان کے رفقاء نے جامعہ کی انتظامیہ کی معاونت سے انجام دیئے۔

8۔ میر ناؤن 23 نومبر 2017ء

جامعہ خاتم الانبیاء ماذل کالوںی میں میر ناؤن کے 3 مدارس کے 10 طلباء کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ مہمان خصوصی جامعہ علوم اسلامیہ علامہ خوری ناؤن کی شاخ مدرسہ عربیہ میر کے استاذ الحدیث حضرت مولانا سالک ربانی صاحب اور امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی مولانا محمد ابیاز مصطفیٰ صاحب تھے۔ مخصوصین کے فرائض مفتی عبدالصمد احمدی صاحب، مولانا شفیق صاحب اور مولانا قرآن صاحب نے انجام دیئے۔ وکیل مہماں ان گرایی میں مولانا سید محمود صاحب، مولانا طیب صاحب، مولانا عاصی صاحب، حافظ محمد شاہ رشی صاحب، اور مولانا محمد قاسم صاحب بھی پروگرام میں شریک رہے۔ جامعہ انوار العلوم میر سے درجہ سابقہ کے عطاء الرحمن نے پہلی، مدرسہ عربیہ اسلامیہ میر سے درجہ خاصہ کے عزیز اللہ نے دوسری، جکہ مدرسہ عربیہ اسلامیہ میر سے پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تناظمات مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ صاحب نے اپنے رفقاء اور مدرسہ نہذہ کی انتظامیہ کی معاونت سے سرانجام دیئے۔

اشاعت القرآن کے انعام اللہ نے پہلی، جامعہ عثمان بن عفان کے محمد عفرنے دوسری، جبکہ جامعہ محمودیہ کے محمد فیصل نے تیری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے انتظامات مولانا احمد اسحاق مصطفیٰ صاحب کی نگرانی میں بن قاسم ناؤن کے کارکنان نے مدرسہ کی انتظامیہ کی معافیت سے سراجام دیئے۔

15۔ سائبٹ ناؤن 30 نومبر 2017ء

جامعہ اشرفیہ امدادیہ میٹروول سائٹ میں سائٹ ناؤن کے 5 مدارس کے 9 طلباء کے درمیان تقریری مقابله منعقد ہوا۔ مہمان خصوصی جامعہ اشرفیہ امدادیہ کے ہمیتمن مفتی عبدالیبار صاحب تھے۔ مصنفوں کے فرائض جامعہ عثمانیہ یونیورسٹی کے مدرسہ مفتی سرور صاحب، جامعہ عثمانیہ یونیورسٹی کے مدرسہ مفتی سرور صاحب، جامعہ عثمانیہ یونیورسٹی کے مدرسہ مفتی سرور صاحب اور عرب چلحة الرشید کے استاذ مولانا عبداللہ خاور صاحب اور عرب بن خطاب مسجد کے امام و خطیب مولانا عظیم صاحب نے انجام دیئے۔ دیگر مہماں ان گرایی میں مدرسہ حنفیہ کے مدرس مولانا رضوان صاحب، جامعہ اشرفیہ امدادیہ کے مدرس مولانا عبداللہ صاحب اور مولانا ابو بکر صاحب، ضلع غربی کے ذمہ دار مولانا محمد شعیب صاحب سیست علاقہ عصر کے علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ ثابت مولانا نذری کاغانی صاحب نے کی۔ پروگرام کے میزان مفتی عبدالرحمن صاحب تھے۔ جامعہ عثمانیہ سے درجہ رابعہ کے طالب علم محمد حارث نے پہلی، جامعہ خلقاء راشدین سے درجہ خاصہ کے طالب علم سید میمن بن سید زاہد علی نے دوسری جبکہ جامعہ اسلامیہ تعلیم القرآن سے درجہ رابعہ کے محمد صفویان بن قاری قیوم نواز نے تیری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات سائٹ ناؤن کے ذمہ دار مولانا مشائخ احمد صاحب اور ان کے رفقاء نے مولانا محمد صاحب کی معافیت سے انجام دیئے۔

16۔ مدرسہ ناؤن 30 نومبر 2017ء

مہاجر بھی مسجد صدر میں مدرسہ ناؤن کے 9 مدارس

دار مولانا رضوان صاحب اور مستول شعبہ تخصص فی علوم ختم نبوت (چناب نگر) مولانا رضوان عزیز صاحب بھی پروگرام میں تشریف لائے۔ مصنفوں کے فرائض جامعہ معہد اکیل الاسلامی کے استاذ مولانا مفتی سلمان یاسین صاحب، رحمانیہ مسجد گودھرا کے استاذ مولانا افضل احمد صاحب اور الاخوان مسجد دیگر کے امام مولانا عبدالیتیم فاروقی صاحب نے سراجام دیئے۔ ثابت گلبرگ ناؤن کے ذمہ دار مفتی عرفان محمد قاسم صاحب نے کی۔ میزان مدرسہ گلشن عمر کے ناظم مولانا زیر احمد صاحب اور استاذ مولانا کامران صاحب تھے۔ مدرسہ گلشن عمر سے درجہ سابقہ کے محمد عدیل نے پہلی، جامعہ الابرار سے درجہ رابعہ کے محمد کامل نے دوسری، جبکہ گلشن عمر سے درجہ خاصہ کے عباس علی نے تیری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے انتظامات گلبرگ ناؤن کے ختم نبوت کارکنان نے جامعہ گلشن عمر کے طلباء کے ہمراہ سراجام دیئے۔

14۔ بن قاسم ناؤن 30 نومبر 2017ء

جامعہ محمودیہ اشاعت القرآن میں بن قاسم ناؤن کے 5 مدارس کے 10 طلباء کے درمیان تقریری مقابله منعقد ہوا۔ مہمان خصوصی جامعہ عربیہ اسلامیہ میٹر کے استاذ مولانا عبداللہ احرار صاحب تھے۔ مصنفوں کے فرائض جامعہ مسجد رفعہ کارون کے امام و خطیب مولانا ابو بکر صاحب، جامعہ تجوید القرآن کوئی کے استاذ مولانا ولی اللہ صاحب اور جامعہ فاروقیہ کے استاذ مولانا امان اللہ صاحب نے انجام دیئے۔ میزان جامعہ محمودیہ کے اساتذہ مولانا علی سعادیہ صاحب اور مولانا اجمل شاہ شیرازی صاحب تھے۔ دیگر مہماں ان گرایی میں مولانا زیر احمد صاحب، مولانا قاضی احسان احمد صاحب، جامعہ گلشن عمر کے استاذ مولانا قاری شیم الدین صاحب، ضلع سلطی کے ذمہ دار مولانا عبدالرحمی مطہن صاحب، ضلع سلطی کے ذمہ

مشقہ ہوا۔ مہماں خصوصی جامعہ مدینیہ کے ہمیتمن مولانا مفتی فیض الباری صاحب اور شیخ الحدیث مفتی عبداللہ صاحب تھے۔ مصنفوں کے فرائض چلحة الرشید کے استاذ مولانا ناصر الرشید صاحب، جامعہ دارالحیی گستان جوہر کے مفتی نجیب اللہ عرب صاحب اور مدرسہ بخطاء کے مفتی غلام سرور صاحب نے انجام دیئے۔ دیگر مہماں ان گرایی میں مولانا قاری عبدالسیعیج رحیم صاحب، نارتھناظم آباد ناؤن کے ذمہ دار سید عرفان علی شاہ صاحب، گذاپ ناؤن کے ذمہ دار قاری ظفر اقبال صاحب اور جامعہ یاسین القرآن کے مفتی عرفان نذری صاحب سیمت علاقہ کے دیگر علماء کرام شامل تھے۔ ثابت مولانا سید بخت علی شاہ صاحب اور مولانا عبدالرحمی مطہن صاحب نے کی۔ جامعہ مدینیہ شہ کراچی سے درجہ رابعہ کے اسامد بن حافظ حسین احمد نے پہلی، مدرسہ انوار العلوم سے درجہ خاصہ کے اسامد بن قاری غلام سرور نے دوسری، جبکہ بیت العلوم ملکحوسیہ سے محسن اللہ بن قاری فضل مولی نے تیری گلبرگ ناؤن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات نارتھ کراچی ناؤن کے ذمہ دار مولانا سلمان صاحب اور ان کے رفقاء نے جامعہ کے نائب ہمیتمن مولانا فضل باری صاحب کی معافیت سے انجام دیئے۔

13۔ گلبرگ ناؤن 30 نومبر 2017ء

مدرسہ تعلیم الاسلام گلشن عمر سہراپ گوٹھ میں گلبرگ ناؤن کے 4 مدارس کے 12 طلباء کے درمیان تقریری مقابله منعقد ہوا۔ مہماں خصوصی شیخ الحدیث حضرت مولانا قاری مختار اللہ صاحب تھے۔ دیگر مہماں ان گرایی میں مجلس کراچی کے ایمروں مولانا محمد ابیاز مصطفیٰ صاحب، مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد صاحب، جامعہ گلشن عمر کے استاذ مولانا قاری شیم الدین صاحب، ضلع سلطی کے ذمہ دار مولانا عبدالرحمی مطہن صاحب، ضلع سلطی کے ذمہ

دوسرا مرحلہ:

دوسرے مرحلے میں ضلعی بنیاد پر کراچی کے کل پانچ مقامات پر تقریری مقابلے منعقد ہوئے، جن میں ٹاؤن کی سطح پر پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء شرکت کی۔ جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1۔ شلیع جنوبی 21 دسمبر 2017ء

جامعہ قرطبہ شیریں جناح کالونی میں شلیع جنوبی کے تقریری مقابلے میں لیاری ٹاؤن، سیکھاری ٹاؤن اور صدر ٹاؤن کے مقابلوں میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء شریک ہوئے۔ چنانجامہ اسلامیہ کلفشن، جامعہ قرطبہ کلفشن، جامعہ سعیدیہ کلفشن، جامعہ عثمانیہ بہار کالونی، جامعہ عثمانیہ شیر شاہ، جوہا مسجد اور مسجد اشیخ زکریا کے 9 طلباء نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی مولانا عبدالرحمن صاحب تھے۔ مخصوصین کے فرائض جامعہ علم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے اساتذہ مفتی شکور احمد صاحب، مولانا فیصل ظیل صاحب اور مولانا کامران کیانی صاحب نے انجام دیئے۔ دیگر مہماں ان گرائی میں شلیع جنوبی میں مولانا طیب اللہ صاحب، مولانا عارف اللہ صاحب، مولانا ظہور عباسی صاحب اور دیگر علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ جامعہ عثمانیہ شیر شاہ سے درجہ خاص کے طاہر شاہ نے پہلی، جامعہ عثمانیہ بہار کالونی سے درجہ خاص کے جواہر شیخ نے دوسرا، جبکہ جامعہ عثمانیہ شیر شاہ سے درجہ ثالث کے حفظاء الحق نے تیری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے انتظامات حافظ کلیم اللہ نعمان صاحب نے شلیع غربی کے رفقاء کے ہمراہ جامعہ کی انتظامیہ کی معاونت سے انجام دیئے۔

2۔ شلیع شرقی 21 دسمبر 2017ء

جامعہ تعلیم القرآن والیتہ منظور کالونی میں شلیع شرقی کے مدارس مدرسہ گلشن عمر اور جامعۃ الابرار (گلبرگ ٹاؤن)، جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن اور مدرسہ عربیہ فرقانیہ (جیشید ٹاؤن)، جامعہ الہبیہ اور جامعہ ربانیہ

درجہ سادسہ کے محمد یوسف نے تیری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات گلشن اقبال ٹاؤن کے ذمہ دار مولانا قاری عبد العزیز رحیمی صاحب اور ان کے رفقاء نے جامعہ اشرف المدارس کی انتظامیہ کی معاونت سے انجام دیئے۔

18۔ نارتھنائم آباد ٹاؤن 30 نومبر 2017ء

درسہ امام ابو یوسف شادمان ٹاؤن میں نارتھنائم آباد ٹاؤن کے 7 مدارس کے 13 طلباء کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ مہمان خصوصی حضرت مولانا محبت اللہ صاحب تھے۔ مخصوصین کے فرائض جامعہ یاسین القرآن کے استاذ مفتی محمد عمران نذیر صاحب، جامعہ مدینیہ کے مخصوص مولانا محمد شاکر اللہ صاحب اور جامعہ حافظہ جلیلیہ سراجی کے استاذ مفتی نجیب اللہ صاحب نے انجام دیئے۔ دیگر مہماں ان گرائی میں ایم ایڈیشن اسٹاف اور مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ صاحب، مولانا قاضی احسان احمد صاحب، مولانا رضوان عزیز صاحب، قاری ظفر اقبال صاحب، مولانا اشFAQ صاحب سمیت علاقہ کے دیگر علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔

نابت مولانا عبد الجبیر مطہری صاحب، مولانا محمد آصف صاحب اور حافظ خبیب صاحب نے کی۔ پروگرام کے میزان مولانا محمد انس جمال پوری صاحب تھے۔ درسہ امام ابو یوسف سے درجہ ثانیہ کے محمد احمد نے پہلی، جامعہ عثمانیہ بہار کالونی سے درجہ رابع کے محمد خوشحال نے دوسرا، جبکہ درسہ امام ابو یوسف سے درجہ ثالث کے عبد الوہید نے تیری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات سید عرفان علی شاہ نے مولانا زیر صاحب، مولانا سلمان صاحب اور مولانا احمد جمال پوری صاحب سمیت حلقوں نارتھنائم آباد ٹاؤن کے کارکنان اور مدرسہ امام ابوبیہ فرقانیہ کی معاونت سے انجام دیئے۔

کے 16 طلباء کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ مہمان خصوصی مولانا قاضی احسان احمد صاحب تھے۔

مخصوصین کے فرائض مولانا شفیق الرحمن صاحب، مولانا منتی شکور احمد صاحب اور مولانا خالد محمود صاحب نے انجام دیئے۔ ضلع جنوبی کے گران حافظ محمد کلیم اللہ نعمان دیگر مہماں ان گرائی میں مولانا عائیت اللہ صاحب، منتی

کلیم اللہ صاحب اور علاقہ کے دیگر علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ نابت مولانا محمد کامران صاحب اور جاتب نور اللہ صاحب نے کی۔ پروگرام کے میزان مولانا محمد اصر صاحب اور مولانا عائیت اللہ صاحب تھے۔ جامعہ اسلامیہ کلفشن سے درجہ سادسہ کے حضرت علی نے پہلی، مسجد اشیخ زکریا سے درجہ رابع کے جبیل شاہ نے، دوسری جبکہ جامعہ سعیدیہ کلفشن سے درجہ سادسہ کے حسین احمد نے تیری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات صدر ٹاؤن کے ذمہ دار مولانا مسعود احمد لغاری صاحب اور ان کے رفقاء نے جامعہ کی انتظامیہ کی معاونت سے انجام دیئے۔

17۔ گلشن اقبال ٹاؤن 30 نومبر 2017ء

جامعہ اشرف المدارس میں گلشن اقبال ٹاؤن کے 14 مدارس کے 16 طلباء کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ مہمان خصوصی منتی حسین احمد صاحب تھے۔ مخصوصین کے فرائض استاذ جامعہ ارشید مفتی رشید احمد صاحب، مولانا ندیم الرشید صاحب، اور استاذ جامعہ علی المرتضی مولانا خرم صاحب نے انجام دیئے۔ دیگر مہماں ان گرائی میں منتی حبیب الرحمن لدھیانوی صاحب، مولانا عبدالحمید صاحب، مولانا عبد الکریم صدر لیلی صاحب سمیت علاقہ کے دیگر علماء کرام شامل تھے۔ نابت عبدالعزیز بن مولانا عبد العزیز نے کی۔ مدرسہ ابراہیم الاسلامیہ سے درجہ اولیٰ کے اظہر بلال نے پہلی، مدرسہ معارف القرآن سے درجہ رابع کے عبد الوہید نے دوسرا، جبکہ مدرسہ احسن العظیم سے

ذمہ دار مولانا مشتاق احمد شاہ صاحب اور مفتی طلحہ عینی صاحب بھی پروگرام میں شریک رہے۔ ثابت درجہ تحصیل کے طالب علم مولانا ساجد اللہ نے کی۔ جامعہ عثمانی یوسف گوٹھ سے درجہ سادسہ کے صدقی اللہ نے پہلی، جامعہ حنفیہ تعلیم القرآن سے درجہ رابع کے طالب محمد حارث نے دوسرا، جبکہ جامعہ الصدف سے درجہ فتح کے طالب علم محمد اسماء نے تیسرا پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام ترتیقات طلخ غربی کے کارکنان نے مولانا محمد شعیب کی زیرگرانی جامعہ بنوریہ سائنس کے استاذ مولانا عبدالواجد صاحب اور بھائی عبدالرحیم صاحب کی معاونت سے انجام دیئے۔

5۔ طلخ وسطی 28 دسمبر 2017ء

جامعہ الرشید میں طلخ وسطی کا تقریری مقابلہ منعقد ہوا، جس میں گذراپ ناؤن، نارتھ کراچی ناؤن اور نارتھ ناظم آباد ناؤن کے مقابلوں میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء شریک ہوئے۔ جہاں مدرسہ انصار العلوم، مدرسہ امام ابو یوسف، جامعہ صدقیہ، جامعہ بنوریہ، مدرسہ بیت الحلوم، جامعہ الرشید اور مدرسہ فتح العلوم کے کل 9 طلباء شریک ہوئے۔ مہمان خصوصی حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالحیم چشتی صاحب، حضرت مفتی ابوالباب صاحب اور شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد صاحب تھے۔ جبکہ میزان ناظم تعلیمات مولانا محمد قاسم صاحب تھے۔ مصنفوں کے فرائض نائب مفتی قاسم صاحب تھے۔ مصنفوں کے فرائض نائب مفتی عینی دارالعلوم کراچی حضرت مولانا مفتی عبدالمنان صاحب، جامعہ حنفیہ بلڈیہ ناؤن کے استاذ مفتی فیض احمد صاحب اور مسجد الحبیب پریم کورٹ کراچی صاحب تھے۔ مفتی عینی کے امام مولانا محمد عینان ارمان مدنی صاحب رجڑی کے امام مولانا محمد عینان ارمان مدنی صاحب نے انجام دیئے۔ ثابت مولانا عبدالمحیی مطہن نے انجام دیئے۔ ثابت مولانا ندیم الرشید صاحب نے کی۔ دیگر صاحب اور مولانا ندیم الرشید صاحب نے کی۔ دیگر مہمانان گرائی میں مفتاح العلوم مفتھویہ کے استاذ مولانا عبدالکریم صاحب، فتح العلوم مفتھویہ (باقی صفحہ 27 پر)

صاحب نے انجام دیئے۔ میزان جامعہ انصار العلوم شاد باغ کے استاذ مولانا شفیق الرحمن صاحب تھے۔ ثابت مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ صاحب نے کی۔ دیگر مہمانان گرائی میں حافظ عبدالله عبدالقادر صاحب، مولانا صباح الدین صاحب، مفتی احسان صاحب، اور مولانا سعیج الحق صاحب بھی پروگرام میں شریک رہے۔ جامعہ انصار العلوم شاد باغ سے درجہ سادسہ کے عطااء الرحمن نے پہلی، مدرسہ عثمان بن عفان سے درجہ عینی کے محمد عمر نے دوسرا جبکہ مدرسہ عربیہ طیبر سے درجہ رابع کے محمد بلال نے تیسرا پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام ترتیقات طلخ ملیر کے ذمہ دار مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ صاحب اور مولانا بلال صاحب، سیست علاقہ کے دیگر علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ جامعہ گلشن عمر سے درجہ سادسہ کے محمد عدیل نے پہلی، مدرسہ عربیہ فرقانی سے درجہ سادسہ کے محمد آکاش نے دوسرا، جبکہ جامعہ الہیہ سے درجہ حدیث کے حاد جیلانی نے تیسرا پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام ترتیقات طلخ شرقی کے ذمہ دار مولانا محمد رضوان نے اپنے رفقاء کے ہمراہ مدرسہ بذاک انتظامیہ کے تعاون سے انجام دیئے۔

4۔ طلخ غربی 28 دسمبر 2017ء

جامعہ بنوریہ عالیہ میں طلخ غربی کا تقریری مقابلہ ہوا۔ جس میں اورگی ناؤن، بلڈیہ ناؤن اور سائنس ناؤن کے مقابلوں میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء شریک ہوئے۔ جس میں جامعہ عثمانی یوسف گوٹھ، جامعہ الصدف، جامعہ بندوہ الحلم، جامعہ حنفیہ تعلیم القرآن، جامعہ خلقہ راشدین، جامعہ تعلیم القرآن، مدرسہ محمودیہ، جامعہ ریاض العلوم اور دارالعلوم نعمان بن ٹابت کے کل 9 طلباء شریک کی۔ مہمان خصوصی عالی مجلس تحفظ نبوت کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب اور جامعہ کے ناظم تعلیمات مولانا عبدالحید صاحب تھے۔ میزان جامعہ بنوریہ کے استاذ حضرت مولانا غلام رسول صاحب اور مولانا آنفاب الحق مصطفیٰ صاحب تھے۔ میزان جامعہ بنوریہ کے استاذ حضرت مولانا غلام رسول صاحب اور مولانا آنفاب الحق مصطفیٰ صاحب تھے۔ مصنفوں کے فرائض نائب مفتی عینی اسماز مولانا جہاں یعقوب صاحب، مولانا عنایت اللہ عادل صاحب اور مولانا پروفیسر عبدالودود صاحب نے انجام دیئے۔ دیگر مہمانان گرائی میں بلڈیہ ناؤن کے مفتی قرائیں صاحب، ناظم مدرسہ غوریہ مولانا الطیف عبدالکریم صاحب، فتح العلوم مفتھویہ (باقی صفحہ 27 پر)

سیرت خاتم الانبیاء کا نظریہ گواہ

رپورٹ: مولانا عبدالحیی مطہری

اور قاری شاہ نیھل سے ملاقات کی۔ انہیں پروگرام کی دعوت دی۔

الامانۃ ”دھنتم نبوت کا نفرس“ کے انعقاد کا فیصلہ کرائیں۔

ٹھے پیا کہ یہ کافرنس ۵ جنوری ۲۰۱۸ء بروز بعد بعد از عصر گوارشہر کی مرکزی جامع مسجد بلال میں منعقد گی۔ کافرنس کی تیاری کے سلسلہ میں مرکزی مبلغ دلانا قاضی احسان احمد، جامد علیانی یوسف گوٹھ کے دلانا عبدالعزیز ملازمی اور مولانا سید احمد شاہ پر مشتمل ہے جمعرات ۲ نومبر ۲۰۱۸ء کو کراچی پے گوار کے لئے تبلیغی سفر پر روانہ ہوا۔

خلع گوارکی تحصیل پسندی میں واقع مدرسہ خالد بن یہود میں مولانا قاضی احسان احمد نے برز جمارات بعد

ماز عصر علماء کرام میں خصوصی بیان کیا، بعد مغرب عمومی بیان اور بعد عشاء مقامی سماجی حضرات سے خصوصی گنگو

لی۔ ۳ نومبر کو مولانا قاضی احسان احمد نے گوارشہر کی
جامع مسجد بلال میں مولانا عبدالعزیز مازہی نے جامع

سجدہ کی میں اور مولانا سید احمد شاہ نے جامع مسجد عالیہ
پس قدم المبارک کے اجتماعات میں بیانات کے بعد
جمع و فند کے اراکین نے جامعہ اسلامیہ کوہاٹ کے دری
مولانا محمد ریاض بلوچ، نائب مدیر مولانا عبدالحکیم بلوچ،
جامعہ معلم اعلیٰ کے مدیر اور جمیعت علماء اسلام ضلع گواہ
کے امام مولانا عبدالحمید انقلابی سے ملاقاتیں کیا۔

۳۰ نومبر ہر روز بھٹک گوار سے واپسی کے سفر میں اور ماڑہ شہر میں واقع مدرسہ دارالتوحید میں وفد نے حاضری دی۔ مدرسہ کے اساتذہ مولانا محمد یوسف مولانا فدا کریم، مولانا حبیب اللہ، مولانا عبدالرحمن

نے شرکاء کا شکریہ ادا کیا، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مختصر
حوار فور خدمات کا اجتماعی خاکہ بیان کیا۔ مولانا محمد
عیاض مصطفیٰ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی نے مختصر
خطاب کیا۔ مرکزی رہنمای شاہین ختم نبوت حضرت مولانا
الشدو ساید اخلاقی نے "تحفظ ختم نبوت" کے مشن پر اکابرین
دیوبندی خدمات "کام تذکرہ" کیا۔ حضرت کی دعا پر مجلس کا
انعقاد ہوا۔ جماعت ختم نبوت کی طرف سے علماء کرام
کے لئے عشرات کا پرلکاف انتظام کیا گیا تھا۔

۱۵۔ رج نوری ۲۰۱۸ء حضرت مولانا اللہ و سالیا
ظفر نے جامع مسجد جامد قاسم العلوم، مولانا قاضی
حسان احمد نے مرکزی جامع مسجد بیال، مولانا محمد
عیاز مصطفیٰ نے جامع مسجد کی، مولانا محمد رضوان نے
جامع مسجد عالیہ، صوبہ بلوچستان کے مبلغ مولانا ملک
ولیں احمد نے جامع مسجد مدینی سر بندر، مولانا
عبد العزیز طاڑی نے جامع مسجد درسہ باب الاسلام
سر بندر اور قم المحرف (مولانا عبدالحی مطہن) نے
جامع مسجد کی سر بندر میں مسجد البارک کے اجتماعات
میں بیانات کئے۔

۵ جنوری یروز تحد المبارک بحد نماز عصر

میرت خاتم الانبیاء کا نفرس کا آغاز مدرسہ داروارم

امدادی کے سیرت ابی کے عوام پر بوقی رہا
میں خطاب کیا اور قادریانی معنوں کے باعث پر
زور دیا..... بعد نماز مغرب حافظ امام اصغر نے فتحیہ
کلام پیش کیا۔ شیرکران استاذ العلاماء حضرت مولانا محمد

ماہنہ تربیتی اجلاس

کراچی (حافظ محمد کلیم اللہ علوان) عالی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی حلقہ سلطان آباد کے علماء کرام کا ماہان اجلاس ۲۰ جولائی بعد نماز مغرب جامد فاروقی الاسلامی سلطان آباد میں عالی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی مبلغ خلفت مولا ناقضی احسان احمد کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اجلاس میں علاقہ بھر کے نامور جید علماء کرام کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

اجلاس کا آغاز راتم الحروف کی تلاوت سے ہوا۔

اجلاس کی غرض دعایت عالی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولا عبد الجبیر مطہری نے بیان کی۔ بعد ازاں اس مجلس کے مرکزی مبلغ مولا ناقضی احسان احمد نے معزز علماء کرام کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کیا۔ مولا نے کہا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے کہ اس نے ہم اپنے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے منتخب کیا ہے۔ الحمد للہ انہوں نے کہا کہ مجلس کے مبلغین ہر علاقہ میں دن رات خوب متون اور کوشش کر رہے ہیں۔ علاقہ بھر کے علماء کرام سے درخواست ہے کہ آپ حضرات حضرت مولا ناقضی خواجہ خان محمدی فتحت کے مطابق کم از کم مہینہ کا ایک جم جم ختم نبوت کے عنوان پر ضرور پڑھانے کی کوشش فرمائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہفت واری دریں قرآن و حدیث بسلسلہ تحفظ ختم نبوت کا بھی احتمام فرمائیں۔ ان دو اہم اور ضروری کاموں سے اپنے علاقہ میں کام کا آغاز فرمائیں۔ سفت روزہ ختم نبوت اور ماہنامہ لوگ اور لشکر ساتھیوں تک پہنچانے کا اہتمام کیا جائے۔

بعد ازاں علماء کرام نے اس اجلاس میں اپنی

حسمی آراء پیش کیں اور کام کے فروع کے لئے اپنی گرفتوار خدمات پیش کرنے کا عنديہ دیا۔ رب کریم احباب کی محنتوں کو تجویل فرمائے۔ آمين۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خوشخبری کھلے اور واضح الفاظا میں موجود ہے تو معلوم ہوا کہ یہودیت اور عیسائیت کا دعویٰ بلا دلیل ہے۔ البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ یہ مذاہب بھی آج کسی مدعیٰ نبوت کو مانتے کے لئے تیار نہیں۔ ہم مسلمانوں کا اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری مانتے کی بنیاد کلام خدا اور فرمان رسول ہیں۔ قرآن مجید کی سیکھروں آیات مبارکہ اور ذخیرہ احادیث میں سیکھروں احادیث طیبہ ہی ای وضاحت سے ختم نبوت کا اعلان کرتی نظر آتی ہیں۔ اس لئے ہم سب مسلمانوں کا یہ ایمان اور عقیدہ ہے کہ ہمارے نبی حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری خبیر، نبی اور رسول ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا، آپ کے بعد جو بھی نبوت کا مدّی ہو وہ مسلمان نہیں چاہے دور رسالت کا مسلسلہ کذاب، اسود خلی ہو یا تمحور ہندوستان کا مسلسلہ بخاب مرزا قلام احمد قادریانی۔ جمیعت علماء اسلام ضلع گوار کے امیر، جامد مطلع العلوم کے مدیر حضرت مولا ناقضی احمد فتحی امیان گوار کی طرف عالی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ذمہ داران اور رہنماؤں کا خصوصی شکریہ ادا کیا کہ ان کی توجہ اور شفقت سے ضلع گوار میں ختم نبوت کی صدائیں گوئنچے گی ہیں۔ کامیاب کانفرنس کے انعقاد پر انہوں نے تمام شرکا، اور مسجد انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا۔ خاص طور پر عالی مجلس تحفظ ختم نبوت گران ذویہ بن کے رضا کار مولا نسید احمد شاہ کو فعال کردار ادا کرنے پر مبارکہ بادیں کی۔ سیکورٹی انتظامات پر انہوں نے سرکاری سیکورٹی اداروں کا بھی شکریہ ادا کیا۔ حضرت مولا ناقضی ایاز مصطفیٰ مظلکی دعا پر چشم الشان کانفرنس اختتام پزیر ہوئی۔ یوں عصر کے بعد شروع ہونے والا پروگرام تقریباً رات ۱۰ بجے اختتام کو پہنچا۔ اللہ تعالیٰ یہ ساری کوششیں قول فرمائے کہ تمام تحریف کے باوجود آج بھی ان کا ساتھ دینے کے لئے تیار نہیں۔ موجودہ باہل کے نجوم اور تورات میں آج بھی ہمارے پیارے آخری نبی

مسلموں کی بہایت کا ذریعہ ہائے۔ آمين۔

کرتی رہی۔ ختم نبوت کا نفرس کے پنڈال پر جہاں کا نفرس کی تیاریاں شروع تھیں، اس کے میں گیت پر ایک بجے کے قریب پر اسن اور باوقار طریقہ سے یہ ریلی آخري دعا کے بعد اختتام پذیر ہوئی۔

۲۱ رجبوری کی صحیح سے یہ ختم نبوت کا نفرس کے لئے خوبصورت پنڈال تیار ہو گیا۔ مولانا محمد اقبال مبلغ ختم نبوت نے ختم نبوت کے بیزرا اور پینا فلیکس کا نفرس کے چاروں اطراف لگا کر پنڈال کو چار چاند لگا دیئے۔ کا نفرس شروع ہونے کا اعلان دون ایک بجے کا تھا۔ مگر علاقہ بھر کی دینی تیادت، تاجر، زمیندار، کاشت کار، اسکول اور کالجوں کے طلباء، دینی مدارس کے طلباء صحیح ہی سے قافلوں کی صورت میں کا نفرس کے لئے آنا شروع ہو گئے۔ دو بجے کے قریب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنمایاں ختم نبوت حضرت مولانا اللہ و سایا، مولانا عبدالرحمن غفاری امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ذیرہ غازی خان، مولانا شریف حیدری کے ہمراہ کا نفرس کے میں گیٹ پر پہنچ تو مولانا قاری امان اللہ اور علماء کرام نے شایہن ختم نبوت کا استقبال کیا۔ کوٹ قیصرانی کے نوجوانوں نے پھولوں کی پیتوں کی بارش کر دی۔ اسکے سکریٹری کے فرائض مولانا عبدالصمد کر رہے تھے۔ کا نفرس میں مقامی علماء کرام پر طریقت مولانا عبد القادر ذریوی، شیخ الحدیث مولانا جیب الرحمن عثمانی، مولانا عبدالحمید ربانی اور امیر جماعت اسلامی ضلع ذیرہ غازی خان پر فیض عطا محمد جعفری نے کا نفرس سے خطاب کیا۔ مشہور نعت خواں نواز بلوچ، ناصر محمد ناصر نے اپنے اپنے ذوق کے مطابق نعمتوں اور نظموں سے عوام کے جذبات کو با گر کیا۔ آخري بیان کے لئے مولانا امان اللہ قیصرانی چیز میں یونین کوٹ کوٹ قیصرانی نے دعوت خطاب دیتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابر کا

ختم نبوت کا نفرس، کوٹ قیصرانی

رپورٹ: مولانا عبدالعزیز لاشاری، تونس شریف

کوٹ قیصرانی تحریک ختم نبوت کے حوالے سے تاریخی قصبہ ہے۔ یہاں کے سردار امام بخش قیصرانی مولانا قاری ایضاً میں اس کا مرید بن گیا تھا بلکہ اشتہارات، پینا فلیکس، بیزرا سے پوری تحصیل کو جما دیا گیا۔ ۲۰ رجبوری ۱۱ بجے دن کوٹ قیصرانی کے سکریٹریوں نوجوان اپنی موڑ سائیکلوں سنبھیت موز راڑیوں پر ماگرولا ڈاکٹر ختم نبوت زندہ باد کے ترانوں کے ساتھ ختم نبوت زندہ بادریلی کا پروگرام ہنا۔ قادیانیت کے جراثیم اپنے خاندان اور اہلی علاقہ میں چھوڑنے شروع کر دیئے۔ ادھر ختم نبوت کے دیوانوں نے بھی ان کا سدباب شروع کر دیا۔ قادیانی تحریک قدم قدم پر ناکام دنامرا ہوتی رہی۔ تحریک ختم نبوت کا فیض، تبلیغ جتوں کی چیف فیملی تک پہنچ گئی۔ ۲۹ رجبوری ۲۰۱۲ء کو اسی قادیانی سردار کا پڑپوتا ہر سردار امام بخش قیصرانی مسلمان ہو گیا۔ اس سرست موقع پر ۳۱ مارچ ۲۰۱۲ء میں اسی قصبے میں عظیم الشان ختم نبوت کا نفرس ہوئی۔ اس کا نفرس کے اثرات مزید پڑے۔ ۲۹ نومبر ۲۰۱۳ء کو اسی چیف فیملی کا اہم فرداںی سردار قادیانی کا دوسرا پڑپوتا سردار قیصر و سیم خان قیصرانی بھی مسلمان ہو گیا اور اسی طرح قرب و جوار کے قادیانی بھی مسلمان ہو گئے۔ الحمد للہ! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دوستوں نے اپنی کاوش کو جاری رکھتے ہوئے ۲۱ رجبوری پر دعا توار ختم نبوت کا نفرس کا اہتمام کیا۔ مجلس کے مبلغ مولانا محمد اقبال اور قاری عبد الملتک اور مقامی علماء کرام نے شریف کے امیر مولانا عبدالعزیز لاشاری نے اس اجتماع سے خطاب کیا اور کہا کہ آپ کی سیدیلی یہاں کے باقی ماندہ قادیانیوں کے لئے قول اسلام کا پیغام بنے گی۔ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے کاروان کے آپ لوگ پہاڑی ہیں۔ ختم نبوت کا نفرس کی کامیابی کے لئے نوید خوشخبری ہے۔ یہ تحصیل بھر میں اس کا نفرس کی کامیابی اور کامرانی کے لئے اپنی توانائیاں پھیلادیں۔ اس کا نفرس کے ریلی پھر دوسری شاہراہوں اور بازاروں میں گشت

نوجوانوں کے قابلے چوک پر بڑے جلوس کی شکل میں پہنچ گئے۔ ختم نبوت چوک کی افتتاحی تقریب سے مولانا امان اللہ قیصرانی نے کہا یہ چوک ختم نبوت کا پیغام ملک بھر میں اجاگر کرے گا۔ چونکہ اسی چوک سے ہی یہیں الاقوای منصوبہ گیس اینڈ آئل ڈاؤن کے پلانٹ اور بہار والی پلانٹ، سب تحصیل و ہوا اور تو زیر شریف کوٹ قیصرانی کی سرکاری اور پرائیویٹ گاڑیاں اسی چوک سے ہی گزرتی ہیں۔ ان شاء اللہ یہ چوک ختم نبوت ہمیشہ کے لئے ختم نبوت کا نصف پیغام دے گا بلکہ اس علاقہ کے قادیانیوں اور قادیانی

تہذیلی اور ترمیم کو اپنی اصلی حالت میں بحال کیا۔ ایک بار پھر قادیانیوں کے کفر پر محربت ہو گئی۔ مولانا نے اپنے خطاب میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے اسلام آباد بھائی کورٹ کی رٹ کی کارروائی بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ دنیا کی کوئی طاقت پاکستان اور مسئلہ ختم نبوت کے خلاف کوئی سازش نہیں کر سکتی۔ پاکستان بھی ہمیشہ قائم رہے گا اور ختم نبوت کا مسئلہ بھی ہمیشہ قائم رہے گا۔ دنیا بھر میں قادیانی اور قادیانی نوازوں نے ہمچکے ہیں۔

شکریہ ادا کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں کو خزانہ چیزیں پیش کیا اور شاہین ختم نبوت مولانا اللہ و سایا کو دعوت خطاب دی۔ مولانا اللہ و سایا نے خطبہ مسنونہ کے بعد اپنی تقریر شروع کی تھی کہ خاتم و عالیہ سیما نے ظامیہ تو نہ شریف کے گدی لشیں بیہ پھجان خواجہ عبدالناف سیما نی اٹیچ پر اپنی کری صدر ارت پر تشریف لائے۔ خواجہ صاحب کا اٹیچ پر موجود علماء اکرام نے استقبال کیا۔ شاہین ختم نبوت مولانا اللہ و سایا نے بیان جاری کرتے ہوئے ختم نبوت مل اور حلف نامہ بھائی کی مفصل کارروائی، تازہ صورت حال کی کا رگز اری عوام کے سامنے پیش کی اور کہا کہ پاکستان کی تاریخ میں ہمیں مرتبہ ختم نبوت کے مسئلہ کے خلاف سازش کی گئی، دوسرے دن ہی عوام کے احتجاج پر پورا ملک جام کر دیا گیا، اسی دن قومی ایمبی اور سینیٹ ہاؤس میں تمام سیاسی و مذہبی جماعتوں نے متفق طور پر ختم نبوت حلف نامہ میں

عصر کی نماز کے بعد کوٹ قیصرانی کی شاہی طرف گزرنے والی شاہراہ کے چوک شہلاں کو "ختم نبوت چوک" کے نام پر افتتاح کا پروگرام تھا۔ اس سے پہلے چیزیں یونیورسٹی کوٹ قیصرانی مولانا امان اللہ قیصرانی، واکس چیزیں میں جناب رشید احمد

.....☆☆.....

ایمودیکٹ، کوٹلر صاحبان یونیورسٹی کوٹ قیصرانی، علماء،

نبوت کراچی کے امیر حضرت مولانا محمد اعجاز صطفیٰ صاحب تھے۔ مصطفین کے فرائض

بیانیہ: سالانہ گل کراچی یمن المدارس مسابقه

کے مہتمم مولانا محمد نصیب میٹنگل صاحب، ناظم جامعہ صدقیہ گلڈاپ مولانا عبد الباطن شیخ الحدیث جامعہ انوار العلوم میران ناؤن مولانا محمد نعمان صاحب، استاذ دارالعلوم صاحب، منتظر اندازہ احمد پوری صاحب، مولانا فضل الباری صاحب اور مولانا محمد انس کراچی مولانا محمد یوسف صاحب اور استاذ مدرسۃ الانوار مولانا عتیاز صاحب نے اجتام جلال پوری صاحب بھی پروگرام میں شریک رہے۔ جامعہ الرشید سے درجہ ثالث کے دیئے۔ میزان جامعہ صدقیہ ناقہ خان گوٹھ کے مہتمم مولانا شفیق الرحمن صاحب اسامة احمد نے ہمیں، مدینۃ العلوم سے درجہ رابعہ کے محمد خوشحال نے دوسری، جبکہ جامعہ مدینۃ نوکراچی سے درجہ رابعہ کے اسامہ بن حافظ حسین احمد نے تیسرا پوزیشن حاصل کرائی میں مولانا رشید احمد عظیٰ صاحب مولانا سلام اللہ صاحب، منتظر نور الدین کی۔ پروگرام کے انتظامات ضلع و سطی کے کارکنان نے جامعہ الرشید کے استاذ قاری فراز صاحب اور جامعہ کے طلباء کی معاونت سے انجام دیئے۔

6۔ ضلع کوئی 28 نومبر 2017ء

جامعہ صدقیہ میں ضلع کوئی کا تقریری مقابلہ منعقد ہوا، جس میں گشنا اقبال پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات ضلع کوئی کے ذمہ دار مولانا عادل غنی ناؤن، کوئی ناؤن اور شاہ فیصل ناؤن کے مقابلوں میں پوزیشن حاصل کرنے والے نے مولانا محمد اشfaq، مولانا احسن شیم و دیگر رفقاء کے ہمراہ سراج نامہ دیئے۔

طلباً شریک ہوئے۔ جہاں جامعہ فاروقیہ، مدرسہ مجدد عثمان بن عفان، مدرسہ ابراہیم ان تمام مقابلوں میں کراچی کے اہل مدارس نے خدام ختم نبوت کے ساتھ مل اسلامیہ، مدرسہ رحمۃ اللہ علیہ، جامعہ احسن اعظمی، جامعہ حمادیہ، جامعہ حمایتی میں کردار ادا کیا۔ اللہ جامعہ ادارۃ العارف کے 9 طلباء نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی عالمی مجلس تحفظ ختم تعالیٰ تمام احباب کی مختتوں اور کاوشوں کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازیں۔

فرمائے یہاں

ختم نبوت کا امام شفاعت ہندوستان کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے

لائی بعدی

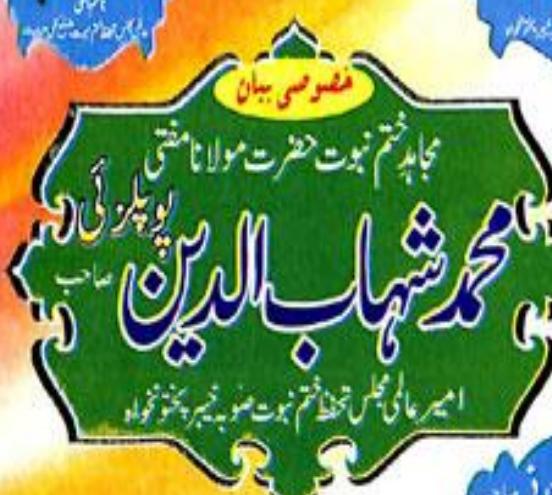
حکیم ہوت کاظمی



زور و نوش سے منعقد ہو گئی

بارھویں
سالانہ
عظمیم
الشان

4 مارچ 2018 روز اتوار صبح تاعصر || بمقام سرانے نورنگ ضلع کی مردوں



0302-5573155
0300-9062611
0302-5575928
0301-8070601
0301-3005313
0303-8750902

شعبہ
شرکو شادخت